THU.7.May.2026
VOLUME: 22 NO:108
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

روزنامہ

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 7/مئی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 108
19/ذیقعدہ 1447ھ
قیمت00=3 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

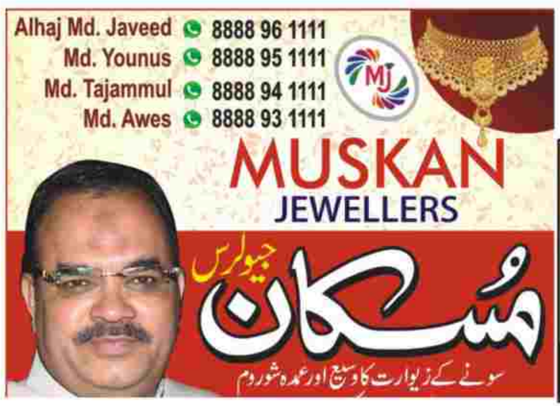

بنگال میں مابعد چناؤ تشدد جاری، دو سیاسی ورکرس ہلاک

کولکاتا۔6 مئی (ایجنسیز) مغربی بنگال کے کئی حصوں میں حالیہ ریاستی انتخابات کے بعد تشدد جاری ہے جبکہ ترنمول کانگریس کے حریف گروپوں میں ضلع شمالی 24 پرگنہ کے علاقہ سندیش کھلی میں جھڑپ کے نتیجہ میں 5 سیکوریٹی پرسونل زخمی ہوگئے اور علحدہ واقعات میں ایک بی جے پی ورکر اور ایک ٹی ایم سی ورکر ہلاک ہوگئے۔ نیوز ایجنسی پی ٹی آئی کی رپورٹ کے مطابق سندیش کھلی کا واقعہ گزشتہ رات دیر گئے طلایہ گردی کے دوران پیش آیا جہاں ٹی ایم سی گروپوں کے درمیان جھڑپیں پیش آئیں جن میں مبینہ طور پر بندوقوں اور خام بموں کا استعال کیا گیا۔ سیکوریٹی فورسیس نے مقام واقعہ سے دیگر ہتھیار بھی برآمد کئے ہیں۔ ایک روز قبل بی جے پی ورکرس مدھومنڈل کی نیوٹاؤن علاقہ میں موت ہوگئی۔ بتایا جاتا ہے کہ انتخابی فتح کا جلوس نکالنے کے دوران اسے ٹی ایم سی ورکرس نے شدید مارا پیٹا۔ پولیس نے بتایا کہ یہ واقعہ بھلی گوڑی علاقہ میں پیش آیا جہاں بی جے پی ریالی نکالی گئی اور اس دوران حریف سیاسی کارکنوں کے درمیان بحث وتکرار ہوئی۔ مونڈل کو فوری دواخانہ پہنچایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ اس واقعہ کے بعد بی جے پی حامیوں نے ٹی ایم سی ورکرس کے گھروں پر جوابی حملے کئے اور راستہ روکو احتجاج بھی کیا۔ علاقہ میں مرکزی دستے تعینات کردیئے گئے ہیں۔ قبل ازیں ایک دیگر واقعہ میں ٹی ایم سی ورکر ابیر شیخ کو بیر بھوم کے علاقہ نانور میں شدید زدوکوب کرتے ہوئے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ پولیس نے کہا کہ شیخ جو پارٹی کا آنچل کمیٹی ممبر تھا، اسے موضع سنتوش پور میں بحث و تکرار کے بعد حملہ کا نشانہ بنایا گیا وہ برسر موقع ہلاک ہوگیا جبکہ ایک دیگر شخص زخمی ہوا ہے۔ علاقہ میں کشیدگی کے درمیان اضافی پولیس دستے بھیجے جارہے ہیں۔ ٹی ایم سی کے منتخب ایم ایل اے بیدھن ماجھی نے الزام عائد کیا کہ شیخ کو بی جے پی ورکرس نے ہلاک کیا جبکہ بی جے پی لیڈر شیاما پدا مولڈن نے الزام کی تردید کرتے ہوئے منصفانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

ایران امریکہ جنگ معاہدہ

ایران اور امریکہ تین اہم نکات پر متفق

جنگ بندی کے اعلان کی قیاس آرائیاں

اسلام آباد 06 مئی: (ایجنسیز) ایران اور امریکہ کے درمیان جاری سفارتی رابطوں اور ممکنہ جنگ بندی سے متعلق خبروں نے عالمی سطح پر توجہ حاصل کرلی ہے۔ مختلف بین الاقوامی رپورٹس میں دعویٰ کیا جارہا ہے کہ دونوں ممالک بعض اہم نکات پر اتفاق رائے کے قریب پہنچ چکے ہیں، تاہم متعدد معاملات پر اختلافات اب بھی برقرار ہیں۔ اطلاعات کے مطابق دونوں ممالک ایک مختصر معاہدے پر غور کررہے ہیں جس میں جوہری پروگرام، اقتصادی پابندیوں میں نرمی اور آبنائے ہرمز میں بحری آمدورفت جیسے امور شامل ہیں۔ رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ ایران ممکنہ طور پر یہ یقین دہانی کرا سکتا ہے کہ وہ جوہری ہتھیار تیار نہیں کرے گا جبکہ یورینیم افزودگی سے متعلق بھی مختلف تجاویز زیر بحث ہیں۔ ذرائع کے مطابق امریکہ کی جانب سے ایران پر عائد بعض اقتصادی پابندیوں میں نرمی اور منجمد رقوم کی واپسی جیسے معاملات پر بھی گفتگو جاری ہے۔ اس کے ساتھ انسانی امداد اور تعمیر نو سے متعلق مالی تعاون کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ آبنائے ہرمز کے حوالے سے بھی دونوں ممالک کے درمیان بات چیت کی خبریں سامنے آئی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق عالمی تجارتی اور تیل بردار جہازوں کی محفوظ نقل وحرکت کو یقینی بنانے کیلئے مختلف تجاویز پر غور کیا جارہا ہے۔ آبنائے ہرمز عالمی معیشت اور تیل کی ترسیل کیلئے انتہائی اہم سمندری راستہ تصور کیا جاتا ہے۔ دوسری جانب ایرانی مذاکراتی حلقوں سے وابستہ شخصیات نے بعض رپورٹس کو امریکی پروپیگنڈا قرار دیا ہے۔ ایرانی موقف کے مطابق کچھ اطلاعات کا مقصد عالمی منڈیوں اور سیاسی ماحول پر اثر ڈالنا ہوسکتا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے قریبی ذرائع کے مطابق امریکی انتظامیہ کا ماننا ہے کہ ایرانی قیادت اس وقت مختلف دھڑوں میں بٹی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے کسی حتمی اتفاق رائے تک پہنچنا پیچیدہ ہو سکتا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق ایران کے اندرونی سیاسی اختلافات مذاکراتی عمل کو متاثر کرسکتے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے صورتِ حال کو ''انتہائی پیچیدہ اور تکنیکی'' قرار دیا ہے۔ انہوں نے سفارتی حل کی امید ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مذاکرات کا عمل جاری رہنا چاہیے، تاہم انہوں نے ایرانی قیادت کے بعض حلقوں پر سخت تنقید بھی کی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان اعتماد کی فضا ابھی مکمل طور پر بحال نہیں ہوسکی۔ رپورٹس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر موجودہ مذاکرات ناکام ہو جاتے ہیں تو امریکہ بحری محاصرہ دوبارہ نافذ کرنے اور فوجی کارروائی بحال کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ اس امکان نے خطے میں کشیدگی سے متعلق خدشات کو مزید بڑھا دیا ہے۔ سفارتی ذرائع کے مطابق آئندہ مذاکرات کسی غیر جانبدار مقام پر منعقد کیے جاسکتے ہیں، جبکہ دونوں ممالک کے درمیان کئی دیگر نکات پر بات چیت ابھی جاری ہے۔ اب تک کسی حتمی معاہدے یا باضابطہ جنگ بندی کا سرکاری اعلان سامنے نہیں آیا، تاہم عالمی سفارتی حلقے ان پیش رفتوں پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔

آدھار میں پتہ تبدیل کرنا اب آسان، نیا اصول جاری

نئی دہلی 6 مئی: (ایجنسیز) آدھار کارڈ کو موجودہ دور میں سب سے اہم دستاویزات میں شمار کیا جاتا ہے، کیونکہ بینکاری خدمات، سرکاری اسکیموں اور مختلف ضروری کاموں میں اس کا استعال لازمی سمجھا جاتا ہے۔ ایسے میں مکان تبدیل کرنے کے بعد آدھار میں پتہ درست کرانا اکثر لوگوں کیلئے ایک مشکل مرحلہ بن جاتا تھا۔ آدھار میں پتہ اپڈیٹ کرنے کیلئے سب سے پہلے آدھار ایپ میں داخل ہونا ہوگا۔ اس کے بعد خدمات والے حصے میں جا کر پتہ اپڈیٹ کا انتخاب کرنا ہوگا۔ پھر خاندان کے رکن کے آدھار کے ذریعے پتہ تبدیل کرنے کی سہولت منتخب کی جائے گی۔ اس عمل کے دوران موبائل نمبر پر موصول ہونے والے otp کی تصدیق، خاندان کے سربراہ کا آدھار نمبر درج کرنا، تعلق کی وضاحت، خود تصدیق اور چہرے کی شناخت مکمل کرنا ضروری ہوگا۔ درخواست مکمل ہونے کے بعد 75 روپے فیس آن لائن جمع کرانی ہوگی۔ درخواست جمع ہونے کے بعد ایک نمبر جاری کیا جائے گا، جسے خاندان کے سربراہ کے ساتھ شیئر کرنا ہوگا۔ متعلقہ فرد اپنی آدھار ایپ میں جا کر درخواست کی منظوری دے گا، جس کے بعد نیا پتہ آدھار کارڈ میں اپڈیٹ ہوجائے گا۔

تمل ناڈو: کانگریس نے ٹی وی کے کو مشروط حمایت دینے کا کیا اعلان، آئندہ انتخابات میں بھی اتحاد قائم کرنے کا فیصلہ

چینائی: تمل ناڈو اسمبلی انتخاب میں تاریخی الٹ پھیر کرتے ہوئے وجئے کی پارٹی 'ٹی وی کے' نے سبھی کو حیران کردیا ہے۔ حالانکہ 118 سیٹوں کے جادوئی نمبر سے ٹی وی کے 10 سیٹ پیچھے رہ گئی، لیکن ایسا نہیں لگتا کہ حکومت سازی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دراصل کئی چھوٹی پارٹیاں حمایت کے لیے تیار بیٹھی ہیں۔ کانگریس نے تو وجئے کی گزارش پر حمایت کا باضابطہ اعلان بھی کردیا ہے۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق کانگریس نے ڈی ایم کے سے اپنا اتحاد توڑ کر ٹی وی کے سے ہاتھ ملانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کانگریس کے ذریعہ دی جارہی یہ حمایت مشروط بتائی جارہی ہے، جس کی تفصیل تمل ناڈو کانگریس انچارج گریش چوڈنکر نے ایک پریس ریلیز کے ذریعہ دی ہے۔ کانگریس نے جو اہم شرائط وجئے کے سامنے رکھے ہیں، ان میں 4 اہم شرطیں اس طرح ہیں: فرقہ پرست طاقتوں سے دور: ٹی وی کے کو اپنے اس اتحاد سے ان سبھی فرقہ پرست طاقتوں کو پوری طرح باہر رکھنا ہوگا جن کا ہندوستانی آئین پر کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ آئینی اقدار پر عمل: ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے ذریعہ قائم کردہ آئینی اصولوں کو اس اتحاد کی بنیاد بنانا ہوگا۔ سماجی انصاف کا عزم: نئی حکومت کو 'تھنتھائی پیریار' کے سماجی انصاف پر مبنی اصولوں کے تئیں اپنے مضبوط اور اٹوٹ عزائم ظاہر کرنے ہوں گے۔ کامراج کے فخر آمیز دنوں کی واپسی: ٹی وی کے اور کانگریس کے اس اتحاد کو ریاست میں عظیم لیڈر پیرونتھلیور کامراج کے فخر آمیز دنوں کو واپس لانے کی سمت میں مل کر کام کرنا ہوگا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک میڈیا رپورٹ میں کانگریس اور ٹی وی کے کو آئندہ سبھی انتخابات میں اتحاد قائم کرنے پر رضامند بتایا گیا ہے۔ انگریزی روزنامہ 'انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ کے مطابق کانگریس کا کہنا ہے کہ 'ٹی وی کے' کے ساتھ اس کا اتحاد نہ صرف اس حکومت کی تشکیل کے لیے ہے، بلکہ مقامی بلدیاتی اداروں، لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے آئندہ انتخابات کے لیے بھی ہے۔ اس کے بعد یہ سوال اٹھنے لگا ہے کہ مرکز میں 'انڈیا بلاک' سے ڈی ایم کے باہر رہے گی یا پھر مرکزی اتحاد پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل کانگریس نے وجئے کی پارٹی کو حکومت بنانے کے لیے اپنی حمایت دینے کا آفیشیل اعلان کیا تھا، لیکن وضاحت سامنے نہیں آئی تھی۔ یہ فیصلہ کانگریس کی اعلیٰ قیادت اور تمل ناڈو کانگریس کمیٹی کی میٹنگ کے بعد لیا گیا۔ کانگریس کے تمل ناڈو انچارج گریش چوڈنکر نے پریس ریلیز جاری کر بتایا کہ ٹی وی کے کے چیف وجئے نے کانگریس سے رسمی طور پر حمایت طلب کی تھی، جس کے بعد پارٹی نے صلاح ومشورہ سے حمایت دینے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ تمل ناڈو کی عوام، خصوصاً نوجوانوں نے واضح اور مضبوط مینڈیٹ دیا ہے، جو ایک جمہوری، ترقی پذیر اور مفاد عامہ والی حکومت کے حق میں ہے۔ کانگریس نے اس مینڈیٹ کا احترام کرتے ہوئے ٹی وی کے کو 'مکمل حمایت' دینے کا فیصلہ لیا ہے۔ لیکن پارٹی نے بھی صاف کیا ہے کہ یہ حمایت مشروط ہوگی۔ اس اتحاد میں ایسی کسی بھی فرقہ پرست طاقت کو شامل نہیں کیا جانا چاہیے، جو ہندوستانی آئین پر عقیدہ نہیں رکھتی ہو۔

5 ریاستوں کے اسمبلی انتخابات میں مجموعی طور پر 107 مسلم امیدوار کامیاب

کانگریس کے 29 امیدوار فتحیاب

نئی دہلی: (ایجنسیز) مغربی بنگال، تمل ناڈو، کیرالہ، آسام اور پڈوچیری کے اسمبلی انتخاب کے نتائج نے سبھی کو حیران کردیا ہے۔ ایک طرف جہاں بی جے پی نے مغربی بنگال میں پہلی بار حکومت بنانے میں کامیاب ہوئی وہیں اداکار سے سیاست داں بنے وجے کی ٹی وی کے تمل ناڈو میں سب سے بڑی پارٹی کے طور پر سامنے آئی ہے۔ اس کے علاوہ کیرالہ میں کانگریس کی قیادت والی یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یوڈی ایف) نے ایک دہائی بعد اقتدار میں واپسی کی ہے۔ اس بار ہر طرف مسلم امیدواروں کی کامیابی کے متعلق باتیں ہورہی ہیں۔ کیونکہ کئی ریاست میں پارٹی کے صرف مسلم امیدوار ہی جیت حاصل کر پائے ہیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق 5 ریاستوں کی 824 اسمبلی سیٹوں میں سے 107 پر مسلم امیدواروں نے جیت درج کی ہے، لیکن بی جے پی کے کھاتے میں ایک بھی مسلم رکن اسمبلی نہیں ہے۔ مغربی بنگال کی 293 سیٹوں (ایک سیٹ پھالتا پر انتخاب ملتوی کردیا گیا ہے) پر ہوئے اسمبلی انتخاب میں 40 مسلم امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ حالانکہ 2021 کے انتخاب میں یہ تعداد 44 تھی، یعنی ٹی ایم سی کے مسلم اراکین کی تعداد 43 سے کم ہوکر 34 رہ گئی ہے۔ جبکہ غیر ٹی ایم سی اور غیر بی جے پی مسلم اراکین کی تعداد ایک سے بڑھ کر 6 ہوگئی ہے۔ ان میں سے کانگریس کے 2، عام جنتا اونین پارٹی (اے جے یو پی) کے 2، سی پی آئی (ایم) اور آئی ایس ایف کے ایک ایک رکن اسمبلی شامل ہیں۔ بی جے پی نے اس بار ایک بھی مسلم امیدوار کو ٹکٹ نہیں دیا تھا۔ 140 سیٹوں والی کیرالہ اسمبلی میں 35 مسلم امیدوار پہنچے ہیں، جو مجموعی اراکین اسمبلی کا 25 فیصد ہے۔ 35 مسلم اراکین میں سے 30 حکمراں یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یوڈی ایف) کے ہیں، جس میں کانگریس کے 8 اور انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے 22 اراکین اسمبلی شامل ہیں۔ اپوزیشن سی پی آئی (ایم) کے 4 اور سی پی آئی کے ایک مسلم رکن اسمبلی منتخب ہوکر آئے ہیں۔ کیرالہ میں مسلم اراکین اسمبلی کی تعداد میں گزشتہ مرتبہ کے مقابلے میں 3 سیٹوں کا اضافہ ہوا ہے، جو یوڈی ایف کی مضبوطی کو نمایاں کرتا ہے۔ آسام کی 126 اسمبلی سیٹوں پر ہوئے انتخاب میں 22 مسلم امیدوار کامیاب ہوکر آئے ہیں۔ گزشتہ اسمبلی انتخاب میں یہ اعداد وشمار 31 تھا یعنی اس بار 9 سیٹوں کی کمی درج کی گئی ہے۔ سب سے حیرانی والی بات یہ رہی کہ کانگریس کے کل 19 اراکین اسمبلی میں سے 18 مسلم ہیں۔ اس کے علاوہ آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (اے آئی یو ڈی ایف) کے 2، رائجور دَل اور ترنمول کانگریس کا ایک ایک مسلم امیدوار اسمبلی پہنچا ہے۔ سیاسی ماہرین کے مطابق اس تبدیلی کے پیچھے ریاست کے بدلے ہوئے سیاسی حالات اور حد بندیوں کو بڑی وجہ قرار دیا جارہا ہے۔ تمل ناڈو کی 234 اسمبلی سیٹوں پر ہوئے انتخاب میں اس بار 9 مسلم امیدواروں کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ان میں ڈی ایم کے کے 3، انڈین یونین مسلم لیگ کے 2، کانگریس کے ایک اور وجے تھلاپتی کی پارٹی ٹی وی کے کے 3 مسلم اراکین اسمبلی شامل ہیں۔ ریاست کی 86.5 فیصد مسلم آبادی کے مقابلے اسمبلی میں حصہ داری تقریباً 3 فیصد ہے جو انتہائی کم ہے۔ مرکز کے زیر انتظام علاقہ پڈوچیری کی 30 رکنی اسمبلی میں اس بار ایک ہی مسلم امیدوار پہنچ پائے ہیں۔ ڈی ایم کے کے امیدوار اے ایم ایچ ناظم اکلوتے مسلم رکن اسمبلی بنے ہیں۔ انہوں نے کرائیکل ساؤتھ سیٹ سے جیت حاصل کی ہے۔ 6.05 فیصد مسلم آبادی والی اس ریاست میں یہ صورتحال سیاسی پارٹیوں کی جانب سے مسلم امیدواروں کو نمائندگی کا موقع نہ دیے جانے کا نتیجہ مانا جارہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 5 ریاستوں میں مجموعی طور پر 107 مسلم اراکین اسمبلی منتخب ہوئے ہیں، جو کل 824 کے 40.14 فیصد بنتے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ایک بھی بی جے پی کا امیدوار نہیں ہے کیونکہ پارٹی نے کسی بھی مسلمان کو ٹکٹ نہیں دیا تھا۔ کیرالہ اور آسام میں مسلم امیدواروں کی جیت کی شرح 80 فیصد سے زائد رہی، جبکہ تمل ناڈو اور پڈوچیری میں مسلم نمائندگی میں کمی دیکھی گئی۔

'بی جے پی بنگال کو منی پور بنانے پر آمادہ' انتخابی نتائج کے بعد پُرتشدد واقعات پر روہنی آچاریہ کا بڑا بیان

کولکتہ مغربی بنگال میں انتخابی نتائج آنے کے بعد شروع ہونے والا ہنگامہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ اس پر بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو کی بیٹی روہنی آچاریہ کا بیان سامنے آیا ہے۔ اس حوالے سے انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک طویل پوسٹ کی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ ''مینڈیٹ لوٹنے کے بعد بنگال کو انارکی کی آگ میں جھونکنے پر آمادہ ہے۔ جیسے حالات ابھی بنگال میں ہیں اسے دیکھ کر تو یہی لگتا ہے کہ بنگال کو منی پور بنانے جارہی ہے بی جے پی!' روہنی آچاریہ نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''دھاندلی سے حاصل جیت کے سبب پوری ریاست میں بھاجپائی غنڈوں کا ہنگامہ جاری ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں مرکزی سیکوریٹی فورسز کی موجودگی کے باوجود دہشت قائم کرنے کے مقصد سے شرپسندوں اور غنڈوں کو توڑ پھوڑ، آتش زنی، مارپیٹ اور لوٹ پاٹ کرنے کی کھلی چھوٹ دے دی گئی ہے۔'' انہوں نے بی جے پی پر الزام عائد کرتے ہوئے لکھا کہ ''بی جے پی بنگال کے باہر سے ہزاروں شرپسندوں کو ریاست میں لے کر آئی ہے اور اس کی ہدایت پر یہ لوگ ہنگامہ آرائی کر رہے ہیں۔ بنگال کے کولکاتہ، ہاوڑہ، سلی گوڑی اور جنوبی 24 پرگنہ جیسے شہروں میں ترنمول کانگریس کے دفاتر کو جلایا اور توڑا جارہا ہے۔ جنوبی 24 پرگنہ میں ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کے دفتر پر پتھراؤ، سابق وزیر اروپ وشواس کے دفتر میں توڑ پھوڑ کے واقعات کو شرپسندوں نے انجام دیا۔'' اپنی پوسٹ میں روہنی آچاریہ مزید لکھتی ہیں کہ ''شرپسند لوگ ترنمول کے حامیوں اور کارکنان کی شناخت کر ان کے ساتھ مار پیٹ کررہے ہیں اور دھمکی دے رہے ہیں۔ مسلم اکثریتی علاقوں میں بڑی تعداد میں شرپسند اشتعال انگیز مذہبی نعرے لگاتے ہوئے اور گالی گلوچ کرتے ہوئے نظر آئے۔ ایسا لگتا ہے جیسے یہ شرپسند مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو اکسا کر فساد بھڑکانے کی کوشش میں ہیں۔'' روہنی آچاریہ کے مطابق مسلم اکثریتی علاقوں میں پولیس فورس کی تعیناتی، گشتی اور سختی تو دور کی بات پولیس پٹرولنگ پارٹی کی موجودگی بھی نہ کے برابر ہے۔ ویر بھوم ضلع میں ترنمول کانگریس کے لیڈر عبیر

تھلاپتی وجئے نے گورنر سے ملاقات کر حکومت سازی کا دعویٰ کیا پیش، حلف برداری کل صبح

چینائی: تمل ناڈو اسمبلی انتخاب کے نتائج سے پُرجوش 'تمل گا ویتری کژگم' (ٹی وی کے) کے لیڈران وکارکنان اب حکومت سازی کی تیاریوں کا مزہ لے رہے ہیں۔ پارٹی چیف تھلاپتی وجئے نے تو گورنر راجندر وشوناتھ آرلیکر سے ملاقات کر حکومت سازی کا دعویٰ بھی پیش کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وجئے نے بدھ کے روز لوک بھون پہنچ کر گورنر سے ملاقات کی، اور اس کے بعد وہ گنڈی واقع راج بھون (گورنر ہاؤس) میں بھی گورنر سے ملے۔ گورنر ہاؤس میں ہی وجئے نے رسمی طور سے حکومت سازی کا دعویٰ پیش کیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وجئے کے ساتھ پارٹی کے کئی سینئر لیڈران بھی موجود تھے۔ ان میں این آنند، آدھو ارجن، سینگوٹین اور ارون راج شامل ہیں۔ بتایا جارہا ہے کہ 7 مئی کی صبح 10 بجے سے 11.15 بجے کے درمیان حلف برداری کی تقریب منعقد ہوسکتی ہے۔ حالانکہ وجئے کی پارٹی کے پاس حکومت سازی کے لیے ضروری 118 اراکین اسمبلی کی تعداد موجود نہیں ہے۔ ٹی وی کے کو 108 سیٹوں پر کامیابی ملی ہے، یعنی انھیں کم از کم 10 باہری اراکین اسمبلی کی ضرورت پڑرہی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کانگریس نے ٹی وی کے کی حمایت کا اعلان کر نصف مشکل ختم کردی ہے۔ کانگریس کے پاس 5 اراکین اسمبلی ہیں، یعنی ٹی وی کے کو اب صرف 5 اراکین اسمبلی کی ضرورت ہے۔ بایاں محاذ پارٹیوں اور وی سی کے سے وجئے کے نمائندے بات چیت کررہے ہیں۔ اگر ان پارٹیوں کا ساتھ مل گیا تو پھر حکومت سازی میں کوئی مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔ قابل ذکر ہے کہ 234 رکنی تمل ناڈو اسمبلی کے انتخاب میں ٹی وی کے نے جہاں 108 سیٹیں حاصل کی ہیں، وہیں ڈی ایم کو 59 سیٹیں ملی ہیں۔ اے ڈی ایم کے تیسرے نمبر کی پارٹی رہی، جسے 47 سیٹیں حاصل ہوئیں۔ دیگر پارٹیوں میں کانگریس کو 5 اور پی ایم کے کو 4 سیٹیں ملی ہیں۔ آئی یو ایم ایل، سی پی آئی، وی سی کے اور سی پی آئی ایم کے حصے میں 2-2 سیٹیں آئی ہیں۔ علاوہ ازیں بی جے پی، ڈی ایم ڈی کے اور اے ایم ایم کے کو 1-1 سیٹیں ملی ہیں۔

ڈیپ فیک اور اے آئی مواد پر حکومت نے اپنایا سخت رخ، گزشتہ 2 سال میں بلاکنگ آرڈرز میں 4 گنا اضافہ

نئی دہلی: ہندوستان میں آن لائن مواد بلاک کرنے کے معاملات میں کافی تیزی دیکھی جارہی ہے۔ الیکٹرانکس اور آئی ٹی کی وزارت یعنی 'ایم ای آئی ٹی وائی' کی جانب سے پاس کیے گئے بلاکنگ آرڈر گزشتہ ایک سال میں تقریباً 2 گنے ہوگئے ہیں۔ اس کے پیچھے ایک بڑی وجہ سوشل میڈیا پر بڑھتے ڈیپ فیک ویڈیو اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس سے بنائے گئے غلط اور قابل اعتراض مواد کو مانا جارہا ہے۔ سرکاری افسران کا کہنا ہے کہ مختلف پلیٹ فارم پر اس طرح کے مواد کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ بھی بڑھا ہے۔ پہلے پارلیمنٹ کو بتایا گیا تھا کہ 2023 میں اوسطاً تقریباً 6000 بلاکنگ آرڈر جاری

کیے جارہے تھے، لیکن یہ تعداد 2024 میں بڑھ کر تقریباً 12600 ہوگئی اور 2025 میں یہ بڑھ کر تقریباً 24300 تک پہنچ گئی۔ یہ اعداد وشمار گزشتہ سال دسمبر تک کے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صرف 2 سال میں بلاکنگ آرڈر کی تعداد 4 گنا کے قریب پہنچ گئی ہے۔ وزارت کے مطابق سب سے زیادہ بلاکنگ آرڈر 'ایکس' پر ڈالے گئے مواد کے لیے جاری کیے گئے۔ کل آرڈر میں سے تقریباً 60 فیصد اسی پلیٹ فارم سے منسلک تھے، اس کے بعد فیس بک اور انسٹاگرام کا نمبر آتا ہے، جہاں تقریباً 25 فیصد مواد کو لے کر کارروائی ہوئی۔ یوٹیوب پر یہ اعداد وشمار تقریباً 5 فیصد رہا۔ حکومت کو ملنے والی شکایتوں میں سے نصف سے زائد وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ بقیہ شکایتیں دیگر وزارتوں، محکموں اور عام لوگوں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ ان میں کئی معاملے ایسے ہیں جہاں لیڈران اور سیاسی پارٹیوں کے نام اور تصاویر کا غلط استعمال کر کے جعلی پوسٹ بنائے گئے۔ کچھ معاملات میں سوشل میڈیا پر ایسی ویڈیوز ڈالی گئیں، جن میں اے آئی کی مدد سے کسی کی آواز بدل کر ایسی باتیں کہی گئیں جو انہوں نے کبھی نہیں کہیں۔ قابل ذکر ہے کہ آن لائن مواد کو بلاک کرنے کا حق سرکار کو آئی ٹی ایکٹ 2000 کے سیکشن 69اے کے تحت ملا ہوا ہے۔ اس کے تحت حکومت کچھ خاص وجوہات کے سبب کسی بھی آن لائن مواد تک لوگوں کی پہنچ روک سکتی ہے۔ ان وجوہات میں ملک کی سیکوریٹی، سرحد کی حفاظت، دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات، لا اینڈ آرڈر برقرار رکھنا اور جرائم کی تحقیقات شامل ہیں۔ اس عمل کے تحت ایک 'بلاکنگ کمیٹی' بنائی جاتی ہے، جس کی قیادت ایک افسر کرتا ہے۔ اس میں وزارت داخلہ، وزارت قانون، وزارت اطلاعات ونشریات اور سی ای آر ٹی-ان کے افسران شامل ہوتے ہیں۔ کمیٹی ہر معاملہ کو دیکھتی ہے اور اس کے بعد فیصلہ لیتی ہے۔ آخری منظوری وزارت کے سکریٹری دیتے ہیں۔ اس دوران سوشل میڈیا کمپنیوں کے افسران بھی اپنی بات رکھنے کے لیے شامل ہوتے ہیں۔

کیرالہ میں کانگریس کے نومنتخب اراکین اسمبلی کی آج میٹنگ، نئی حکومت کی تشکیل پر غور

ترواننت پورم: کیرالہ میں اسمبلی انتخابات میں کامیابی کے بعد کانگریس جمعرات کو اپنے نومنتخب اراکین اسمبلی کی پہلی باضابطہ میٹنگ منعقد کرے گی۔ ترواننت پورم میں ہونے والے اس اجلاس کو نئی حکومت کی تشکیل کے عمل کا اہم مرحلہ مانا جارہا ہے۔ کانگریس کی قیادت والا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ تقریباً ایک دہائی بعد ریاست میں اقتدار میں واپس آیا ہے، جس کے بعد پارٹی کے اندر سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ ریاستی کانگریس صدر سنی جوزف نے بتایا کہ کانگریس قانون ساز پارٹی کی میٹنگ جمعرات کی صبح ساڑھے دس بجے پارٹی ہیڈکوارٹر میں ہوگی۔ اجلاس میں نومنتخب اراکین اسمبلی شرکت کریں گے اور نئی حکومت کی تشکیل سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ انتخابی کامیابی کے بعد یہ پہلا موقع ہوگا جب تمام منتخب اراکین ایک ساتھ بیٹھ کر آئندہ کی حکمت عملی پر غور کریں گے۔ کانگریس نے اس بار اسمبلی انتخابات میں 63 نشستیں حاصل کی ہیں، جس کے بعد پارٹی مضبوط پوزیشن میں آگئی ہے۔ پارٹی قیادت چاہتی ہے کہ حکومت سازی کا عمل منظم انداز میں آگے بڑھے اور تمام فیصلے مشاورت کے ذریعے کیے جائیں۔ اسی مقصد کے تحت سینئر رہنماؤں کو بھی اس عمل میں شامل کیا گیا ہے۔ پارٹی کی جانب سے سینئر رہنما مکل واسنک اور اجے ماکن کو مبصر مقرر کیا گیا ہے۔ دونوں رہنما اجلاس کے دوران اراکین اسمبلی سے بات چیت کریں گے اور ان کی رائے پارٹی قیادت تک پہنچائیں گے۔ ذرائع کے مطابق اراکین اسمبلی سے الگ الگ ملاقاتیں بھی کی جاسکتی ہیں تاکہ وہ آزادانہ طور پر اپنی بات رکھ سکیں۔ کانگریس کے اندر اس وقت نئی حکومت کی تشکیل کو لے کر مختلف سطحوں پر مشاورت جاری ہے۔ پارٹی قیادت کی کوشش ہے کہ تمام فیصلے اتفاق رائے سے ہوں تاکہ اقتدار میں واپسی کے بعد ایک مضبوط اور متحد حکومت قائم کی جاسکے۔ اسی لیے اس اجلاس کو غیر معمولی اہمیت دی جارہی ہے۔ سیاسی حلقوں کے مطابق جمعرات کی میٹنگ سے آئندہ سیاسی سمت کا ابتدائی اشارہ مل سکتا ہے۔ اگرچہ تمام فیصلوں کا اعلان فوری طور پر متوقع نہیں ہے لیکن اس اجلاس کے بعد حکومت سازی کے عمل میں مزید تیزی آنے کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔ کانگریس کارکنان اور اتحادی جماعتیں بھی اس اجلاس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں، کیونکہ اسی کے بعد نئی حکومت کی تشکیل کا اگلا مرحلہ شروع ہوگا۔

'میں استعفیٰ نہیں دوں گی، وہ مجھے برخاست کرسکتے ہیں'، ممتا بنرجی

کولکاتا: مغربی بنگال میں انتخابی نتائج کے بعد ترنمول کانگریس نے بدھ کے روز کولکاتا کے کالی گھاٹ میں اپنے نومنتخب اراکین اسمبلی اور سینئر رہنماؤں کی میٹنگ منعقد کی۔ اجلاس میں پارٹی سربراہ اور مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی اور پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی نے پارٹی کی آئندہ سیاسی حکمت عملی، تنظیمی اتحاد اور انتخابی صورتحال پر گفتگو کی۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ممتا بنرجی نے واضح انداز میں کہا کہ وہ وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ نہیں دیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی انہیں اقتدار سے ہٹانا چاہتا ہے تو وہ انہیں برخاست کرسکتا ہے۔ ممتا بنرجی نے پارٹی اراکین اور نومنتخب لیڈران سے اپیل کی کہ وہ اسمبلی کے پہلے دن سیاہ لباس پہن کر پہنچیں تا کہ اسے ایک 'سیاہ دن' کے طور پر درج کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کو مضبوط رہنے کی ضرورت ہے اور سیاسی جدوجہد جاری رہے گی۔ ممتا بنرجی نے یہ بھی کہا کہ پارٹی کے اندر جن لوگوں نے دھوکہ دیا، ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ سیاسی طور پر شکست کے باوجود وہ اخلاقی طور پر اپنے مخالفین کو ہرا چکی ہیں اور مستقبل میں بھی عوام کے لیے لڑائی جاری رکھیں گی۔ ترنمول کانگریس سربراہ نے انتخابی عمل پر سخت سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ ان کی پارٹی کے امیدواروں کو زبردستی ہرایا گیا۔ انہوں نے مغربی بنگال پولیس، سی آر پی ایف، چیف الیکشن افسر اور الیکشن کمیشن پر جانبداری کا الزام عائد کیا۔ ممتا بنرجی کے مطابق ریاست بھر میں پارٹی کے 1500 سے زیادہ دفاتر پر قبضہ کیا گیا اور کارکنوں کو دباؤ اور تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انتخابی ماحول کے دوران ان کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور انہیں دھکا دیا گیا، جس کے باعث انہیں سینے میں درد محسوس ہوا۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ یہ آزادانہ اور منصفانہ انتخاب نہیں تھا بلکہ ظلم کے مترادف تھا۔ انہوں نے مرکزی حکومت کو بھی نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وزیر داخلہ اور وزیر اعظم براہ راست پوری صورتحال میں شامل تھے۔ ممتا بنرجی نے مزید کہا کہ مغربی بنگال میں 'انڈیا' اتحاد اب متحد ہوچکا ہے اور اپوزیشن کے طور پر جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ میٹنگ کے بعد ترنمول کانگریس نے اپنے سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ اجلاس کا مقصد پارٹی قیادت اور کارکنوں میں نیا اعتماد پیدا کرنا تھا۔ پارٹی کے مطابق ممتا بنرجی اور ابھیشیک بنرجی نے رہنماؤں کو آئندہ سیاسی لڑائی کے لیے حوصلہ اور واضح سمت فراہم کی۔

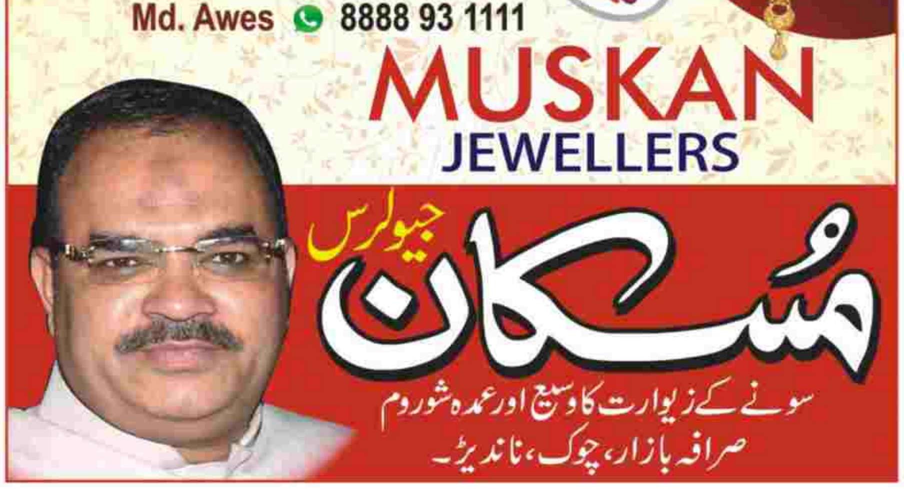

روزنامہ ورقِ تازہ

حالاتِ حاضرہ

दैनिक वरक-ए-ताजा

07 May 2026

ممتا بینرجی: انڈیا کی سخت گیر خاتون سیاستدان کو بقا کی جنگ کا سامنا

سوتک بسواس

ممتا بینرجی اوران کی علاقائی جماعت ترنمول کانگریس15 برس تک ریاست مغربی بنگال کی سیاست کے اس اصول کی نشانی رہی، جو یہ ہے کہ 'بچ نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ ہمیشہ نکل ہی آتا ہے۔' لیکن پیر کے روز یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ اس آتش مزاج عوامی رہنما کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا، جس کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ کے طور پر ان کی لگاتار چوتھی مرتبہ اقتدار حاصل کرنے کی کوشش بھی ختم ہوگئی جو کہ ایسا کارنامہ ہوتا جو انھیں جیوتی باسو اور نوین پٹنائک جیسے طویل عرصے تک برسرِ اقتدار رہنے والے علاقائی رہنماؤں کی صف میں لا کھڑا کرتا۔ بینرجی کی شکست نے آج کل کے انڈیا کے ایک نمایاں سیاسی کریئر کو شدید غیر یقینی صورتحال کا شکار کر دیا اور ایک ایسا سفر جو سڑکوں پر احتجاج سے شروع ہوا، اس سیاسی قلعے کی کمزوری پر منتج ہوا، جسے انھوں نے خود تعمیر کیا تھا۔ پست قامت، سادہ سوتی ساڑی اور ربڑ کی چپلوں میں ملبوس بینرجی کسی ایسی سیاست دان کی طرح نہیں لگتی تھیں جو دنیا کی طویل ترین منتخب کمیونسٹ حکومتوں میں سے ایک کو گرا دے گی۔ تاہم 2011 میں انھوں نے 34 برس تک مسلسل اقتدار میں رہنے والی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) کو شکست دے کر ایک ایسے سیاسی نظام کو الٹ دیا جو خود مغربی بنگال کی شناخت بن چکا تھا۔ یہ ریاست، جو کبھی انڈیا کا فکری اور تجارتی مرکز تھی، دہائیوں تک صنعتی زوال اور سیاسی تھکن کا شکار رہی۔ اس وقت نیویارک ٹائمز نے انھیں یادگار انداز میں 'اپنی دیوار برلن گرانے والا کند آلہ' قرار دیا اور ٹائم میگزین نے انھیں دنیا کی 100 بااثر ترین شخصیات میں شامل کیا۔ ممتا بینرجی کا عروج بنگال کی ٹکراؤ والی سیاسی ثقافت میں ہوا، جہاں انتخابات اکثر سڑکوں پر طویل جنگ کا منظر پیش کرتے ہیں۔ ان کے حامی انھیں 'آگ کی دیوی' کہتے تھے۔ کولکتہ میں ایک نیم متوسط طبقے کے خاندان میں پیدا ہونے والی ممتا بینرجی نے سیاست میں قدم کانگریس پارٹی کی طلبہ تنظیم کے ذریعے رکھا۔ سنہ 1980 کی دہائی تک وہ ریاست میں کمیونزم مخالف نمایاں چہروں میں شامل ہو چکی تھیں اور بالآخر انھوں نے کانگریس سے الگ ہو کر ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) قائم کی۔ بنگال کے سیاسی تشدد نے ان کی شخصیت کو بھی بدلا۔ 1990 میں ایک احتجاجی ریلی کے دوران مبینہ طور پر ان پر کمیونسٹ کارکنوں نے حملہ کیا اور کھوپڑی میں فریکچر کے باعث انھیں ہسپتال منتقل کرنا پڑا۔ یہ واقعہ ان کی شخصیت کے وہ پہلو سامنے لایا جنھیں انھوں نے دہائیوں تک برقرار رکھا۔ وہ سڑکوں پر لڑنے والی بھی رہیں اور جزوی طور پر مظلوم بھی۔ وہ اقتدار میں ہوتے ہوئے بھی ایک باغی بن کر سامنے آئیں۔ 2007 میں سنگور میں ٹاٹا موٹرز کے کارخانے اور نندی گرام میں زمین کے حصول کے خلاف ان کی مخالفت کے بعد انھیں تیزی سے عروج حاصل ہوا۔ انھوں نے خود کو کسانوں کی محافظ کے طور پر پیش کیا اور دیہی و کم آمدنی والے ووٹرز کی بھرپور حمایت حاصل کی تاہم ان احتجاجی مظاہروں نے شہری متوسط طبقے اور کاروباری طبقے کے ایک بڑے حصے کو بدظن بھی کیا، جنھوں نے ان پر مغربی بنگال سے سرمایہ کاروں بھگانے کا الزام لگایا۔ لندن سکول آف اکنامکس کی ماہر بشریات مکولیکا بنرجی کہتی ہیں کہ 'ممتا، نریندر مودی کی طرح، پوری زندگی سیاست دان رہی ہیں۔' ان کے مخالفین اشرافیہ کے بھدرلوک کمیونسٹ مرد تھے، بنگال کے تعلیم یافتہ، اونچی ذات کے، متوسط طبقے کے لوگ جو ان کے سانولے رنگ اور آداب کی کمی پر انھیں کمتر سمجھتے تھے۔ مکولیکا بنرجی کہتی ہیں کہ 'ابتدائی کامیابی نے ان کے عام آدمی کے ساتھ کھڑے رہنے کے عزم کو مزید مضبوط کیا۔ وہ دکانداروں کے ساتھ بیٹھی دکھائی دیں، جہاں بھی مسئلہ ہو وہاں پہنچیں، سادہ لباس پہنتی رہیں اور اسے اپنی پہچان بنا لیا۔' اس ابتدائی جدوجہد نے انھیں بے خوف بنا دیا اور انھیں احساس ہوا کہ اگر وہ لوگوں کے ساتھ کھڑی رہیں تو وہ دوسروں کو بھی یہی احساس دلوا سکتی ہیں۔' مکولیکا کے مطابق 'ہر کوئی انھیں 'دیدی' یعنی بڑی بہن کہتا تھا کیونکہ وہ اسی رشتے کی علامت بن گئی تھیں۔ ایک انتہائی محافظ شخصیت جو آپ کے لیے اپنی جان تک دے سکتی ہے۔' انڈیا کی زیادہ تر خواتین سیاسی رہنماؤں کے برعکس ممتا بغیر خاندانی پشت پناہی یا کسی طاقتور سرپرست کے ابھریں۔

مکولیکا بنرجی کہتی ہیں 'کسی نے اپنی پارٹی بنا کر، کمیونسٹوں جیسی ناقابلِ تسخیر قوت کا مقابلہ کر کے اور 34 سال بعد انھیں اقتدار سے ہٹا کر تین بار حکومت نہیں کی اور دیگر خواتین سیاست دانوں کے برعکس وہ دانستہ طور پر دوسری خواتین کو بھی آگے لاتی رہیں۔' حالیہ انتخاب میں بھی ان کی جماعت نے 52 خواتین امیدوار میدان میں اتاری تھیں۔ برسوں تک ممتا بینرجی کی شخصیت، خواتین اور غریب دیہاتیوں کے لیے فلاحی منصوبوں اور بنگال کی مضبوط علاقائی شناخت نے عوامی ناراضی، کرپشن کے الزامات اور بی جے پی کے عروج کو محدود رکھا۔ کریا یونیورسٹی کی پروما رائے چودھری کہتی ہیں 'ان کی کامیابی ایک احتیاط سے قائم توازن پر مبنی تھی: خود کو ایک سمجھوتہ نہ کرنے والی جنگجو کے علاوہ ایک سادہ، ماں جیسی شخصیت کے طور پر پیش کرنا جو معاشی مشکلات کا شکار لوگوں کو سہولت فراہم کرتی ہے۔' ناقدین بھی مانتے ہیں کہ ممتا بینرجی اپنے ووٹروں کے جذبات کی گہری سمجھ بوجھ رکھتی تھیں لیکن کرشمہ ہمیشہ کے لیے سیاسی نظام کو قائم نہیں رکھتا۔ سیاسی ماہر دواپیان بھٹاچاریہ نے ایک بار کمیونسٹ دور کے بنگال کو 'پارٹی سوسائٹی' قرار دیا تھا، جہاں سیاسی جماعتیں روزمرہ زندگی اور معاش کا حصہ بن گئی تھیں۔ ممتا کی جماعت کو یہ ڈھانچہ ورثے میں ملا مگر انھوں نے اسے بدل دیا۔ کمیونسٹوں کی منظم تنظیم کے برعکس، بنرجی کی جماعت ان کی ذاتی شخصیت اور اختیار کے گرد گھومتی تھی۔ بھٹاچاریہ نے ٹی ایم سی کو ایک سیاسی 'فرنچائز ماڈل' قرار دیا جس میں مقامی بااثر افراد اور نچلی سطح کے رہنماؤں کو اپنا اثر اور اکثر کاروباری مفادات بڑھانے کی اجازت تھی، بشرطیکہ وہ ممتا کے وفادار رہیں۔ انھوں نے 2023 میں لکھا کہ 'فرنچائز ماڈل نے ٹی ایم سی کو کمزور کر دیا۔ اس کے رہنماؤں کی مادی مفادات میں شدید دلچسپی نے لین دین پر مبنی سوچ کو اخلاقی سیاست کے تاثر پر غالب کر دیا، جس سے عوام سے ان کا تعلق کمزور ہوا۔' بینرجی کے دور میں بنگال کو بڑھتے ہوئے مالی بحران کا بھی سامنا رہا۔ ریاست کا قرض بڑھتا گیا جبکہ مرکزی بینک کے مطابق خواتین کے لیے ان کے صرف چار فلاحی منصوبوں پر ریاست کی اپنی آمدنی کا تقریباً ایک چوتھائی کے برابر خرچ ہو رہا تھا۔ سرکاری آسامیوں کی کمی، بھتہ خوری کے نیٹ ورکس کے ذریعے بڑھتی بدعنوانی، اساتذہ کی بھرتی کا بڑا اسکینڈل اور خواتین کے تحفظ پر بڑھتے خدشات نے بھی حکومت کی ساکھ کو نقصان پہنچایا۔ اب شکست کے بعد بینرجی کو ایک بالکل مختلف اور ممکنہ طور پر زیادہ وجودی چیلنج کا سامنا ہے جو ان کی سیاسی بقا ہے۔ بنگال کی سیاست روایتی طور پر شکست خوردہ حکمران جماعتوں کے لیے سخت رہی ہے اور یہاں رہنما اور مقامی بااثر افراد فوراً طاقت کے نئے مرکز کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ سیاسی تجزیہ کار سایانتن گھوش کہتے ہیں کہ ترنمول کے کئی رہنما بی جے پی کی طرف جا سکتے ہیں، کچھ اپنی مرضی سے اور کچھ دباؤ میں، جس سے 'جماعت کے اندر تقسیم' کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ پروما رائے چودھری کے مطابق ٹی ایم سی میں 'نظریاتی ہم آہنگی کی کمی' اسے اور اس کی سربراہ کو شکست کے بعد مزید کمزور بنا سکتی ہے۔ ذاتی طور پر بینرجی کے لیے یہ تبدیلی مشکل ہو سکتی ہے کیونکہ وہ دہائیوں تک اقتدار کے مرکز میں رہیں۔ گھوش کہتے ہیں 'یہ ان کے لیے مشکل مرحلہ ہو گا۔ 1980 کی دہائی کے آخر میں پہلی کامیابی کے بعد ممتا کو عہدے یا اختیار کے بغیر تصور کرنا بنگال کی سیاست میں کم ہی دیکھا گیا ہے۔' 71 سالہ رہنما کے سیاسی مستقبل پر ابھی حتمی رائے دینا قبل از وقت ہو سکتا ہے تاہم یہ شکست ان بحرانوں کے مقابلے میں زیادہ بنیادی موڑ ثابت ہو سکتی ہے جن سے وہ پہلے گزر چکی ہیں۔ مکولیکا بنرجی کے مطابق ممتا جیسے سیاست دان ایک ایسے دور میں کامیاب ہوئے جب مقابلے کا میدان نسبتاً برابر تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ اب ایسا نہیں رہا۔ ان کا اشارہ بی جے پی کی واحد جماعتی برتری کی جانب ہے۔ ان کے مطابق پیر کا فیصلہ نہ صرف عوامی ناراضی بلکہ اس عدم توازن کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ اب چند اہم سوال باقی ہیں۔ کیا ممتا بینرجی ایک بار پھر خود کو نئے سرے سے ڈھال سکتی ہیں اور سڑکوں پر ایک غصیلی رہنما کے طور پر واپس آ سکتی ہیں یا وہ آہستہ آہستہ اسی نظام کا حصہ بن جائیں گی جس کے خلاف انھوں نے پوری زندگی جدوجہد کی؟ مکولیکا بنرجی کہتی ہیں 'وہ اب کہاں جائیں گی؟ انھوں نے سیاست کے سوا کوئی اور زندگی نہیں جی۔' پروما رائے چودھری کے مطابق ایک امکان یہ ہے کہ وہ اپنی ابتدائی سیاست کی طرف لوٹ جائیں اور 'کمیونسٹ دور کی سڑکوں کی سیاست کا ان کا تجربہ شاید ان کی واپسی کا ذریعہ بنے۔' منگل کی شام خود بینرجی نے اسی کردار کو دوبارہ اپنانے کے آثار دکھائے جب انھوں نے صحافیوں سے کہا 'میں ایک آزاد پرندہ ہوں، اب ایک عام انسان ہوں۔ اب میرے پاس کوئی عہدہ نہیں۔' انھوں نے قومی سطح پر اپوزیشن کے اتحاد کو مضبوط کرنے کے عزم کا اظہار بھی کیا۔ الیکشن کمیشن پر بی جے پی کی حمایت کا الزام لگاتے ہوئے اور 'یک جماعتی نظام' سے خبردار کرتے ہوئے ممتا بینرجی نے کہا کہ ان کی جماعت سے مینڈیٹ چھین لیا گیا 'ہم الیکشن ہارے نہیں، وہ ہم سے زبردستی چھینا گیا۔' ریاست کے چیف الیکٹورل افسر نے کہا کہ وہ اس الزام کا 'سیاق و سباق دیکھیں گے'۔ آخر میں انھوں نے وہ جملہ کہا جو ماضی کی بینرجی کی یاد دلاتا ہے، 'میں کہیں بھی ہو سکتی ہوں، کہیں بھی لڑ سکتی ہوں اس لیے میں سڑکوں پر رہوں گی۔'

(بی بی سی اردو)

حقیقی اور من گھڑت دین کے درمیان فرق

انشا وارثی، فرانکوفون اور جرنلزم اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ۔

آج کے اس تیز رفتار اور پرفتن دور میں، لوگ اکثر رہنمائی، وضاحت اور درست سمت کے لیے مذہبی رہنماؤں کی طرف دیکھتے ہیں۔ یہ رجحان خاص طور پر ان معاشروں میں زیادہ پایا جاتا ہے جہاں ایمان اور عقیدہ روزمرہ کی زندگی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام، دیگر بڑے مذاہب کی طرح، ہمدردی، انصاف اور اخلاقی ذمہ داری پر مبنی زندگی گزارنے کا ایک جامع ضابطہ فراہم کرتا ہے۔ تاہم، ایک سنگین چیلنج اس وقت پیدا ہوتا ہے جب لوگ اسلام کی حقیقی تعلیمات کے بجائے مخصوص رہنماؤں کی طرف سے پرچار کیے جانے والے نفرت انگیز تشریحات کی پیروی شروع کر دیتے ہیں۔ اسلام اپنی روح میں امن، اعتدال اور رحمت کا دین ہے۔ لفظ "اسلام" کا مادہ "سلم" ہے، جس کے معنی سلامتی اور امن کے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات تمام انسانوں کے لیے ہمدردی، صبر، درگزر اور احترام پر زور دیتی ہیں۔ قرآنِ کریم بار ہا عدل و انصاف قائم کرنے کی تاکید کرتا ہے، خواہ وہ انسان کے اپنے مفادات کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اور اہل ایمان کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ برائی کا جواب بھلائی سے دیں۔ یہ بنیادی اصول اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اسلام ہر قسم کی نفرت اور ناانصافی کے خلاف مضبوطی سے کھڑا ہے۔ تاہم، بعض صورتوں میں کچھ مذہبی شخصیات اپنے اثر و رسوخ کے منصب کا غلط استعمال کرتی ہیں۔ وہ اپنے ذاتی، سیاسی یا نظریاتی ایجنڈوں کی تکمیل کے لیے مذہبی نصوص کی من پسند تشریح کرتے ہیں، آیات کو ان کے سیاق و سباق سے کاٹ کر پیش کرتے ہیں یا تفرقہ انگیز بیانیوں کو فروغ دیتے ہیں۔ ایسے رہنما اکثر سنجیدہ فہم و ادراک کی حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے غصہ، خوف یا مظلومیت جیسے جذبات کو ابھارتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ عمل خود مسلم معاشرے کے اندر اور دوسروں کی نظر میں اسلام کا ایک مسخ شدہ عکس پیدا کر دیتا ہے۔ ایسی نفرت انگیز قیادت کی پیروی کے سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ یہ نہ صرف سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچاتی ہے بلکہ افراد کی روحانی فلاح و بہبود کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ جب لوگوں کو مذہب کے نام پر دوسروں سے نفرت کرنا سکھایا جاتا ہے، تو وہ ایمان کی اصل روح سے دور ہو جاتے ہیں۔ اسلام ہمیں جوابدہی کا درس دیتا ہے؛ ہر انسان اپنے اعمال اور نیتوں کا خود ذمہ دار ہے۔ کسی بھی رہنما کی تحقیق اور سمجھ بوجھ کے بغیر اندھی تقلید کرنا انسان کو حق کے راستے سے بھٹکا سکتا ہے۔

قرآنِ کریم خود اہل ایمان کو غور و فکر، تدبر اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ اندھی تقلید کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا، بلکہ بار ہا لوگوں کو اپنی عقل اور دانش استعمال کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مطالعہ، فہم اور متوازن و باخبر طریقے سے تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنے دین کے ساتھ براہِ راست جڑے رہیں۔ صرف ان افراد پر بھروسہ کرنا جو منفی سوچ پھیلاتے ہیں، اس بنیادی اصول کی نفی ہے۔ تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جہاں مذہب کے غلط استعمال نے تصادم اور انسانی تکالیف کو جنم دیا۔ تاہم، یہ ہمیں یہ بھی دکھاتی ہے کہ کس طرح اسلام کی حقیقی اقدار نے لوگوں کو متحد کیا ہے۔ وہ علماء اور قائدین جو اسلام کی اصل روح سے جڑے رہے، انہوں نے ہمیشہ بقائے باہمی، عدل و انصاف اور ہمدردی پر زور دیا ہے۔ ان کی تعلیمات نے ایسے معاشرے تشکیل دیے جہاں مختلف پس منظر رکھنے والے لوگ وقار اور باہمی احترام کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے تھے۔ حقیقی اسلام کی پیروی کا ایک اہم پہلو حسنِ اخلاق کی اہمیت کو سمجھنا ہے۔ اسلامی روایات میں نبی کریم ﷺ کی شخصیت کی منظر کشی ایک ایسے انسان کے طور پر کی گئی ہے جو بہترین اخلاق کے مالک، صادق، امین اور سراپا رحمت تھے۔ آپ ﷺ اپنے مخالفین کے ساتھ بھی عزت و احترام سے پیش آتے تھے اور کبھی نفرت یا انتقام کی حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔ آپ ﷺ کی زندگی مسلمانوں کے لیے ایک مثالی نمونہ ہے، جو یہ سکھاتی ہے کہ اصل طاقت صبر اور دانائی میں چھپی ہے، نہ کہ جارحیت میں۔ اس کے برعکس، نفرت پھیلانے والے رہنما اکثر اخلاق کے اس پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ان کے پیغامات بظاہر طاقتور یا جذباتی طور پر پرجوش معلوم ہو سکتے ہیں، لیکن وہ اس اخلاقی بنیاد سے محروم ہوتے ہیں جس کا اسلام تقاضا کرتا ہے۔ وہ معاشروں کو تقسیم کر سکتے ہیں اور باہمی مکالمے کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف معاشرے کو کمزور کرتا ہے بلکہ افراد کو وسیع تر انسانی اقدار سے بھی دور کر تنہا کر دیتا ہے۔ ایک اور اہم پہلو نوجوانوں پر پڑنے والے اثرات ہیں۔ نوجوان، خاص طور پر وہ جو اپنی شناخت اور مقصدِ حیات کی تلاش میں ہوں، پُرزور اور جذباتی پیغامات سے آسانی سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کا سامنا مذہب کی تنگ نظر اور نفرت انگیز تشریحات سے ہو، تو یہ ان کے عالمی نقطہ نظر کو نقصان دہ رنگ میں ڈھال سکتا ہے۔ دوسری طرف، جب انہیں اسلام کی حقیقی تعلیمات کی طرف راغب کیا جاتا ہے جن کا محور علم، ہمدردی اور خدمتِ خلق ہے، تو وہ معاشرے کے لیے مثبت کردار ادا کرنے والے شہری بن جاتے ہیں۔ یہاں تعلیم ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مستند ذرائع تک رسائی، جید علماء کرام سے رہنمائی اور آزادانہ مکالمہ افراد کو حقیقی تعلیمات اور مسخ شدہ بیانیوں کے درمیان فرق کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ خاندانوں، تعلیمی اداروں اور معاشرے کو مل کر ایک ایسا ماحول بنانا چاہیے جہاں سوال پوچھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اندھی تقلید کے بجائے فہم و ادراک کو ترجیح دی جائے۔ بھارت جیسے کثیر المذاہب ملک میں اس مسئلے کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ سماجی ہم آہنگی کا دارومدار مختلف طبقوں کے درمیان باہمی احترام اور سمجھ بوجھ پر ہے۔ جب مذہبی تعلیمات کو نفرت پھیلانے کے لیے غلط طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے، تو اس سے نہ صرف ایک گروہ متاثر ہوتا ہے بلکہ پورے معاشرے کا امن و سکون درہم برہم ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف، جب مسلمان اسلام کی حقیقی اقدار یعنی امن، عدل اور ہمدردی پر عمل کرتے ہیں، تو اس سے سماجی ڈھانچہ مضبوط ہوتا ہے اور باہمی اعتماد کی فضا قائم ہوتی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ نفرت انگیز تشریحات کے بجائے حقیقی اسلام کی پیروی کی اہمیت کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ایمان کا مقصد انسان کو قلبی سکون اور بہترین اخلاق کی طرف راغب کرنا ہے، نہ کہ غصے اور تفرقہ بازی کی طرف۔ ہر فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سچائی کی تلاش کرے، غور و فکر سے کام لے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے اعمال اس کے دین کی بنیادی تعلیمات کے عین مطابق ہوں۔

مالیگاؤں دھماکوں کے 20 برس بعد تمام ملزمان کی بریت جو انڈیا میں پولیس، عدلیہ اور حکومت پر کئی سوال چھوڑ گئی ہے

مہتاب عالم

انڈیا کی ریاست مہاراشٹر کے شہر مالیگاؤں کے رہائشیوں کے لیے ستمبر 2006 کی آٹھ تاریخ وہ دن ہے جسے وہ بھلائے نہیں بھول سکتے۔ یہ جمعے کا دن تھا اور سینکڑوں افراد شبِ برات کے تہوار کی مناسبت سے قبرستان میں جمع تھے کہ دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب نمازِ جمعہ کے بعد بڑا قبرستان، حمیدیہ مسجد اور اس سے ملحقہ مشاورت چوک کا علاقہ یکے بعد دیگرے ہونے والے چار دھماکوں سے گونج اٹھا۔ ان دھماکوں میں 31 افراد ہلاک اور 312 زخمی ہوئے۔ اس واقعے کی تحقیقات مہاراشٹر پولیس کے انسداد دہشت گردی سکواڈ اور سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن نے کیں اور نو مسلمان مردوں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی تاہم ان ملزمان کے خلاف الزامات 2016 میں خارج کر دیے گئے اور اس فیصلے کے خلاف اپیل ابھی تک زیر التوا ہے۔ دوسری جانب اسی معاملے میں نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی نے 2011 میں ایک الگ موقف اختیار کیا اور ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے چار افراد کو ان دھماکوں کا ملزم قرار دیا۔ اب گذشتہ ماہ 22 اپریل 2026 کو بمبئی ہائیکورٹ نے ان چاروں ملزمان کے خلاف دہشت گردی کے الزامات سمیت تمام الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انھیں بری کر دیا ہے۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شری چندر شیکھر اور جسٹس شیم چندک پر مشتمل ایک ڈویژن بینچ نے چار ملزمان، راجیندر چودھری، دھن سنگھ، منوہر رام سنگھ نارواریا، اور لوکیش شرما کی جانب سے این آئی اے کی عدالت میں دائر الزامات کو چیلنج کرنے والی اپیلیں منظور کیں۔ مالیگاؤں دھماکے کی دونوں فردِ جرم میں سات افراد کو مفرور بھی قرار دیا گیا تھا جن میں سے کسی کا آج تک اتا پتا معلوم نہیں اور ان دھماکوں کے 20 برس بعد بھی بہت سے سوالات جواب طلب ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ نہ صرف ان دھماکوں کے زیادہ تر متاثرین مسلمان تھے بلکہ ابتدا میں مسلمانوں کو ہی اس کے لیے ذمہ دار بھی ٹھہرایا گیا تھا۔ شروعات میں اس کیس کی تحقیقات مہاراشٹر کی اے ٹی ایس کو سونپی گئی تھی۔ اے ٹی ایس نے اپنی ابتدائی تفتیش کی بنیاد پر نو افراد کو موردِ الزام ٹھہراتے ہوئے، ان کو گرفتار کیا۔ گرفتار کیے جانے والے تمام افراد مسلمان تھے۔ اس ضمن میں اے ٹی ایس نے دسمبر سنہ 2006 میں دائر کی گئی اپنی چارج شیٹ میں دعویٰ کیا تھا کہ دھماکوں کی سازش مئی 2006 میں ملزمان نے ایک شادی کی تقریب میں ملاقات کے دوران کی تھی۔ بعد میں یہ کیس فروری سنہ 2007 میں سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کے حوالے کر دیا گیا، جس نے اپنی ضمنی چارج شیٹ میں اے ٹی ایس کی تفتیش سے متفق ہو کر نو مسلمانوں کو ملزمان کے طور پر نامزد

کیا۔ تاہم اپریل سنہ 2011 میں نیشنل انویسٹیگیشن ایجنسی (این آئی اے)، جو دہشت گردی کے کیسز کی تحقیقات کرتی ہے، کو یہ کیس سونپ دیا گیا۔ تحقیقات کے بعد این آئی اے نے دعویٰ کیا کہ یہ دھماکے دائیں بازو کے انتہا پسندوں کی کارروائیوں کا نتیجہ تھے اور اس سلسلے میں ان چار ملزمان کو گرفتار کیا گیا تھا۔

این آئی اے نے دائیں بازو کے انتہا پسندوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرانے کے لیے ہندوتوا رہنما اور اجمیر (راجستھان) و مکہ مسجد (حیدرآباد) بلاسٹس کیس کے ملزم سوامی اسیمانند کے اقبالیہ بیان پر انحصار کیا تھا۔ ایک جج کے سامنے دیے گئے اقبالیہ بیان میں اسیمانند نے کہا تھا کہ مالیگاؤں کے دھماکے دائیں بازو کے کارکن سنیل جوشی کے کارندوں نے انجام دیے تھے۔ بعد ازاں این آئی اے نے اپنی تفتیش کے بعد چارج شیٹ داخل کی اور گرفتار مسلم نوجوانوں کو کلین چٹ دے دیا، جس نے ان کی رہائی کا راستہ ہموار کیا بلکہ ان چار افراد کو نامزد کیا، جنھیں کورٹ نے بدھ کے روز اس معاملے میں ڈسچارج کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں کیس نے ایک سیاسی رنگ بھی اختیار کر لیا۔ اور اس کے بعد اس وقت کی حکمراں جماعت کانگریس اور ان کے رہنماؤں نے یہ کہنا شروع کیا کہ ملک میں 'ہندوتوا دہشتگردی' یا 'سیفرن ٹیرر' اپنا پیر جما رہی ہے، جس پر نظر رکھنے کی سخت ضرورت ہے۔ اگست سنہ 2010 میں ریاستی پولیس چیفز کی ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے، اس وقت کے وزیر داخلہ پی چدامبرَم نے مختلف سکیورٹی مسائل پر بات کرتے ہوئے خاص طور پر اس پر بات کی اور اسے 'سیفرن دہشت گردی کا نیا رجحان' قرار دیا۔ انھوں نے پولیس افسران کو بتایا: 'حال ہی میں سیفرن دہشت گردی کا ایک نیا رجحان سامنے آیا ہے جو ماضی میں کئی بم دھماکوں میں ملوث رہا ہے۔ میری آپ کو ہدایت یہ ہے کہ ہمیں ہمیشہ چوکس رہنا چاہیے اور مرکز و ریاست کی سطح پر دہشت گردی کے خلاف ہماری صلاحیتوں کو مسلسل بڑھانا چاہیے۔' اس وقت بے جے پی نے پی چدامبرَم کے اس دعوے کو ہندو مخالف قرار دیا تھا اور اب وہ ان سے اور دیگر کانگریس رہنماؤں سے معافی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ بی جے پی نے اس فیصلے کو کانگریس کے 'ہندو دہشت گردی' والے بیانیے پر ایک زبردست طمانچہ قرار دیا ہے۔ بدھ کے روز ایک پریس کانفرنس کے دوران بی جے پی کے ترجمان گورو بھاٹیا نے کانگریس لیڈران سے معافی کا مطالبہ کیا۔ انھوں نے دعویٰ کیا یہ ہندو مذہب کو بدنام کرنے کی سازش تھی۔ انھوں نے مزید کہا کہ دھماکہ کانگریس کی قیادت والی یو پی اے کے دور میں ہوا تھا لیکن کانگریس نے اپنی ناکامی چھپانے، اپیزمنٹ کی پالیسی پر عمل کرنے اور راہل گاندھی کو خوش کرنے کے لیے سونیا گاندھی کی ہدایات پر اپنے ہی ہیڈکوارٹر میں 'سیفرن دہشت' کی ایجاد کی۔ دوسری جانب ان دھماکوں میں مارے گئے افراد کے اہل خانہ نے اس فیصلے پر شدید غم کا اظہار کیا ہے۔ اس دھماکے میں مارے گئے 18 سالہ ساجد کے والد نے روزنامہ انڈین ایکسپریس کو بتایا کہ اب امید ختم ہوگئی ہے۔ مارے جانے کے وقت وہ چین میں میڈیسن کی تعلیم حاصل کرنے کی تیاری کر رہے تھے لیکن 8 ستمبر 2006 کو ان کا اور ان کے خاندان کا یہ خواب چکنا چور ہو گیا جب اس دھماکے میں ساجد اور ان کے 17 سالہ کزن شہباز مارے گئے۔ ساجد کے 59 سالہ والد شفیق احمد محمد سلیم کہتے ہیں: 'اس کے بیگ بھرے ہوئے تھے، تمام تیاری مکمل تھی۔ ویزہ لگا ہوا پاسپورٹ اس کی موت کے دو دن بعد آیا، جو اب کسی کام کا نہ تھا۔

(بی بی سی اردو)

ورقِ تازہ

07 May 2026

اداریہ

جمہوریت کا اغوا

مغربی بنگال کے حالیہ اسمبلی انتخابات کے نتائج نے ملکی سیاست میں ایک ایسے طوفان کو جنم دیا ہے جس کی بازگشت محض ریاستی سرحدوں تک محدود نہیں رہے گی۔ وزیر اعلیٰ کی جانب سے انتخابی شکست کو تسلیم کرنے سے صاف انکار اور کرسی چھوڑنے کے بجائے سڑکوں پر اترنے کا اعلان، اس بات کا ثبوت ہے کہ اب ملک میں انتخابی لڑائیاں بیلٹ باکس کے ذریعے نہیں، بلکہ اداروں کی ملی بھگت اور سازشوں کے تحت لڑی اور جیتی جا رہی ہیں۔ یہ ایک ایسا سنگین آئینی اور جمہوری موڑ ہے جہاں ایک رخصت پذیر وزیر اعلیٰ نظام پر عدم اعتماد کا کھلم کھلا اظہار کر رہی ہے اور عوامی فیصلے کے بجائے ادارہ جاتی دھاندلی کو شکست کا سبب قرار دے رہی ہے۔ اس پورے بحران میں سب سے زیادہ تشویشناک پہلو الیکشن کمیشن آف انڈیا کا وہ مشکوک کردار ہے، جس پر اب تک کا سب سے بڑا اور سنگین الزام عائد کیا گیا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر کو جس طرح جمہوریت کا ویلن قرار دیا گیا ہے، وہ محض ایک ہاری ہوئی لیڈر کی جھنجھلاہٹ نہیں، بلکہ اس ادارہ جاتی زوال کی عکاسی ہے جس کا مشاہدہ پورا ملک کر رہا ہے۔ الیکشن سے عین قبل اعلیٰ پولیس اور انتظامی افسران کا بڑے پیمانے پر تبادلہ اور مبینہ طور پر حکمران جماعت کے منظورِ نظر افراد کی تعیناتی، اس بات کی طرف کھلا اشارہ کرتی ہے کہ انتخابی بساط پر مہرے پہلے ہی سیٹ کر دیے گئے تھے۔ جب منصف ہی کسی ایک فریق کا ترجمان بن جائے تو پھر شفافیت اور انصاف کی توقع عبث ہو جاتی ہے۔ جمہوری عمل پر سب سے کاری ضرب اس وقت لگی جب لاکھوں ووٹروں کو ان کے بنیادی اور آئینی حق سے محروم کر دیا گیا۔ بنگال میں تقریباً کیا نوے لاکھ ووٹروں کے نام مبینہ طور پر ووٹر لسٹوں سے غائب کر دینا کوئی تکنیکی خامی نہیں، بلکہ انتخابی نتائج کو ہائی جیک کرنے کی ایک منظم اور سوچی سمجھی سازش معلوم ہوتی ہے۔ جس ملک میں ایک ایک ووٹ سے حکومتیں بنتی اور گرتی ہیں، وہاں اتنی بڑی تعداد میں شہریوں کو حق رائے دہی سے محروم کر دینا سیدھے طور پر جمہوری مینڈیٹ پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ ووٹوں کی گنتی کے دوران پیش آنے والے مبینہ واقعات تو اس جمہوریت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئے ہیں۔ اگر ایک ریاست کی سربراہ یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ گنتی کے مراکز میں ان کے ایجنٹوں کو مار پیٹ کر باہر نکالا گیا اور کاؤنٹنگ سینٹر پر مخالفین نے زبردستی قبضہ کر لیا، تو پھر اس ملک میں عام ووٹر اور اپوزیشن کارکن کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ گنتی کے ابتدائی راؤنڈز میں ہی میڈیا کے ذریعے ایک خاص بیانیہ ترتیب دے کر نفسیاتی دباؤ بنانا اور پھر پولنگ اسٹیشنوں پر اپنی مرضی مسلط کرنا، اس بات کا ثبوت ہے کہ اب الیکشن جیتے نہیں جاتے، بلکہ طاقت کے زور پر چھینے جاتے ہیں۔

اس ساری سازش میں وہ شرمناک واقعہ بھی شامل ہے جس میں مبینہ طور پر سی سی ٹی وی کیمرے بند کر کے گنتی کے مرکز میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ دھکم پیل اور مار پیٹ کی گئی۔ جب ایک موجودہ وزیر اعلیٰ کی جسمانی سلامتی کو اس طرح خطرے میں ڈالا جا سکتا ہے، تو یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ درپردہ کس قدر خوفناک طاقتیں اس انتخابی عمل کو کنٹرول کر رہی تھیں۔ یہ اقتدار کی وہ ہوس ہے جس نے تمام سیاسی، جمہوری اور اخلاقی حدیں پار کر لی ہیں اور کھلی غنڈہ گردی کو ریاستی سرپرستی فراہم کی ہے۔ ممتا بنرجی کا یہ اعلان کہ ان کے پاس اب گنوانے کے لیے کوئی کرسی نہیں اور وہ ایک آزاد پنچھی کی طرح سڑکوں پر اتر کر مقابلہ کریں گی، دراصل ان کی اسی پرانی اور جارحانہ سیاسی شناخت کی طرف واپسی ہے جس نے انہیں اقتدار کی مسند تک پہنچایا تھا۔ نندی گرام اور سنگور کی سڑکوں پر لڑ کر اپنا سیاسی قد کاٹھ بنانے والی لیڈر کو شاید اب یہ احساس ہو گیا ہے کہ محلوں اور دفتروں کی پروٹوکول میں قید رہ کر اس فاشسٹ اور ادارہ جاتی یلغار کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ کرسی کی مجبوریوں نے انہیں جس دفاعی پوزیشن میں دھکیل دیا تھا، اب وہ اس خول سے باہر آ کر براہِ راست تصادم کی راہ پر چل پڑی ہیں۔ استعفیٰ نہ دینے اور راج بھون کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ ایک شدید آئینی بحران کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اگر ایک ایسا بے مثال منظر نامہ بنتا ہے جہاں گورنر کو اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے پوری ریاستی کابینہ کو برطرف کرنا پڑے، تو یہ ہندوستانی جمہوریت کی تاریخ کا ایک تاریک ترین دن ہوگا۔ یہ قدم وفاقی ڈھانچے پر مرکز کی بالادستی کا وہ ننگا ناچ ہوگا جو آنے والی دہائیوں تک ملک کے سیاسی استحکام کو کھوکھلا کرتا رہے گا اور ریاستوں کی خودمختاری کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دے گا۔ یہ لڑائی اب محض دو سیاسی جماعتوں کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی تک محدود نہیں رہی، بلکہ یہ اس بات کا فیصلہ کن معرکہ ہے کہ آیا اس ملک میں جمہوریت، ووٹ کا تقدس اور اداروں کی غیر جانبداری باقی رہے گی یا نہیں۔ جب سرکاری مشینری، الیکشن کمیشن اور طاقتور حلقے مل کر ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں اور عوامی مینڈیٹ کو مسل دیا جائے، تو پھر وہ اخلاقی جیت جس کا دعویٰ کیا جا رہا ہے، دراصل پورے ریاستی نظام کے ماتھے پر ایک کلنک بن جاتی ہے۔ وقت کے حکمرانوں کو یہ حقیقت سمجھ لینی چاہیے کہ جب نظام سے انصاف کی آخری امید بھی دم توڑ دیتی ہے، اور آئینی ادارے اپنی غیر جانبداری کھو بیٹھتے ہیں، تو پھر عوام اور لیڈران کے پاس سڑکوں پر اترنے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں بچتا۔ بنگال کا یہ بحران پورے ملک کی جمہوریت کے لیے ایک خطرے کی گھنٹی ہے۔ سیاست اور جمہوریت کو ایوانوں اور دفتروں سے ہانک کر سڑکوں پر لانے کا انجام کبھی پرامن نہیں ہوتا، اور جو بغاوت کی چنگاری آج بنگال کی مٹی میں بھڑکی ہے، وہ پورے ملکی نظام کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ آنے والے چند دن ہندوستانی سیاست کے لیے انتہائی فیصلہ کن اور نازک ثابت ہوں گے۔ اگر مرکز کے اشارے پر راج بھون سے کسی غیر آئینی اور انتہائی قدم (جیسے کابینہ کی برطرفی یا صدر راج کا نفاذ) کا اعلان کیا جاتا ہے، تو یہ اقدام اپوزیشن کے اس بیانیے پر مہر تصدیق ثبت کر دے گا کہ یہ سب پہلے سے طے شدہ ایک سوچی سمجھی سازش کا حصہ تھا۔ وفاقی حکومت کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بندوق کی نوک یا گورنر ہاؤس کے جابرانہ احکامات سے کابینائیں تو برطرف کی جا سکتی ہیں، لیکن عوامی جذبات اور مزاحمت کو نہیں دبایا جا سکتا۔ بنگال کی مٹی ہمیشہ سے سیاسی شعور، مزاحمت اور انقلاب کی زرخیز زمین رہی ہے، اور اس زمین پر بویا گیا سیاسی ناانصافی کا یہ بیج ایک ایسی طویل اور تلخ سیاسی جنگ کی فصل تیار کرے گا، جس کی تپش سے دلی کا تخت بھی محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

3
روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
07 May 2026

اساتذہ کی تقرری میں اردو کا خیال رکھنا انتہائی ضروری: امیر شریعت

(پھلواری شریف : 6 مئی : پریس ریلیز) ۔ وزیر تعلیم وجئے کمار چودھری نے سات عزائم کے تحت 208 بلاک میں ڈگری کالج کھولنے کا اعلان کیا ہے ان میں انگریزی سمیت سولہ شعبوں میں 6656 اساتذہ کی تقرری عمل میں آنی ہے ، ان میں ہندی ،انگریزی معاشیات ،تاریخ ،علم نفسیات ،جغرافیہ ،علم سیاسیات ،سماجیات ،ہوم سائنس ، ریاضی ،علم طبعیات ،علم کیمیا، نباتات ،علم حیوانات ، کامرس ،اورعلم ماحولیات، کے لئے اساتذہ کی تقرری کی ہدایت محکمہ تعلیم نے دی ہے،افسوس اورتشویش کی بات یہ کہ اس فہرست میں بہار کی دوسری سرکاری اور کروڑوں سے زائد لوگوں کی زبان اردو کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے،اس کے علاوہ اردو نیشنل زبان فارسی اور عربی کے اساتذہ کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں نکالی ہے ، یہ بہار کی دوسری سرکاری زبان کے ساتھ کھلی ناانصافی اور امتیازی سلوک کی بدترین مثال ہے ، بہار کی اردو آبادی کے لئے یہ ناانصافی اور امتیازی سلوک کسی طرح قابل قبول نہیں ہے ، ان خیالات کا اظہار امیر شریعت بہار،اڈیشہ وجھارکھنڈ مفکر ملت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ نے ایک پریس اعلانیہ میں کیا کہ محکمہ اعلی تعلیم کے مکتوب نمبر/ 634 مؤرخہ 30 اپریل میں نو ہزار ایک سو باون تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تقرری ہونی ہے ، اس میں اردو کی تدریس کے لئے اساتذہ کی تقرری کا کوئی ذکر نہیں

ہے، محکمہ تعلیم کو اس سلسلے میں عملی اقدام کرنا چاہئے تاکہ اردو دوستوں کی تشویش دور ہوسکے،اس سلسلے میں حضرت امیر شریعت مدظلہ نے وزیر تعلیم سے ایک مکتوب کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ اس تقرری میں اردو آبادی کو اس کا حق دیا جائے، تاکہ اردو آبادی دوسری سرکاری زبان کے فروغ میں عملاً حصہ لے سکے ،مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی ناظم امارت شرعیہ ،بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ نے کہا کہ حکومت بہار کا یہ قدم بہار کی دوسری سرکاری زبان کے ساتھ کھلا ہوا امتیاز اور سوتیلا پن ہے ، جو اردو داں طبقہ کے لئے ناقابل برداشت ہے ، نئے ڈگری کالجوں کا قیام خوش آئند قدم ہے لیکن دوسری سرکاری زبان کو نظر انداز کرنا غیر مناسب رویہ ہے، حکومت سے مطالبہ ہے کہ اساتذہ کی بحالی میں اردو کو بھی شامل کرے، اس لئے کہ اس سے اعلی تعلیم اور روشن مستقبل منصوبے میں اردو آبادی کو ساتھ لے کر چلنا وقت کی ضرورت بھی ہے اور جمہوری تقاضا بھی ہے۔

مثالی معلم عبدالرازق کی خدمات کو خراجِ تحسین

''ایسے اساتذہ قوم کا سرمایہ ہیں'': سید حسین اختر

امراوتی / اورنگ آباد : ۶ رمئی (نمائندہ): ڈاکٹر صوفی اردو جونیئر کالج، انجنگاؤں سورجی کے سینئر استاد عبدالرازق عبدالرزاق کی تقریباً دو دہائیوں پر مشتمل تعلیمی، ادبی اور سماجی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں مثالی معلم کے طور پر پیش کیا گیا۔ انہوں نے تدریس کو مشن بناتے ہوئے طلبہ کی تعلیمی بہتری، اخلاقی تربیت اور ہمہ جہت شخصیت سازی پر خصوصی توجہ دی۔ انہوں نے "English Speaking and Grammar" اور "Words Treasurer" جیسی مفید کتب تیار کیں، جن سے ہزاروں طلبہ نے استفادہ کیا، جبکہ NEET کراش کورسز اور مختلف تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے ادبی نشستوں اور مقابلہ جاتی پروگراموں کا انعقاد بھی ان کی خدمات کا اہم حصہ ہے۔ اس موقع پر مہاراشٹر اردو اکیڈمی کے چیئرمین سید حسین اختر نے کہا کہ ''عبدالرزاق عبدالرزاق جیسے اساتذہ قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔'' عبدالرزاق نے جس لگن اور دیانتداری کے ساتھ تعلیم، ادب اور سماج کے میدان میں خدمات انجام دی ہیں، وہ قابل تقلید ہیں۔ تعلیمی، ادبی، سماجی اور تحقیقی میدان میں ان کی ہمہ جہت خدمات اس بات کی غماز ہیں کہ وہ واقعی ''مثالی معلم'' کے اعزاز کے مستحق ہیں۔ یقیناً ایسے اساتذہ ہی ایک باصلاحیت، باکردار اور ذمہ دار نسل کی تعمیر میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ تقریب میں سید حسین اختر، سلام ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری اسلم انوری اور ملیہ گرلز ہائی اسکول کے اسٹنٹ ہیڈ ماسٹر شیخ خورشید احمد سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

ایمان کے بعد عدل وانصاف کا قیام سب سے اہم فریضہ: حضرت امیر شریعت

بالوماتھ، ضلع لاتیہار میں دارالقضاء کا قیام-قاضی شریعت مقرر

پٹنہ : ۶ رمئی (پریس ریلیز) :۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی اطاعت وفرماں برداری کا حکم دیا، اسی حکم کے تحت اس نے اپنے بندوں کے حقوق ادا کرنے، ان کے ساتھ عدل وانصاف کرنے کا مکلف بنایا اور ان پر ظلم وزیادتی کرنے سے منع فرمایا، تاکہ ہر حقدار کو اس کا حق مل سکے اور کسی پر ذرہ برابر ظلم وزیادتی نہ ہو، لہٰذا معاشرہ میں عدل وانصاف کو قائم کرنا ایمان کے بعد سب سے اہم فریضہ ہے، ان خیالات کا اظہار امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے ریاست جھارکھنڈ کے شہر بالوماتھ، ضلع لاتیہار کی جامع مسجد میں دارالقضاء کے افتتاحی اجلاس سے کیا، حضرت امیر شریعت صاحب نے مولانا مفتی محمد عمر فاروق قاسمی ابن مولانا شعیب قاسمی (چترا) کے سر پر دستار قضاء اور سند دیتے ہوئے ان سے عہد وپیمان لیا کہ آپ کتاب وسنت کی روشنی میں یہاں کے مسلمانوں کے باہمی معاملات کا تصفیہ کریں گے، اس موقع پر حضرت امیر شریعت مدظلہ نے فرزندانِ توحید کے ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''یاد رکھئے کہ جب ہم لوگوں نے کلمہ واحدہ کی بنیاد پر معبود حقیقی کی وحدانیت وخالقیت اور رسول اللہؐ کی رسالت کا اقرار کیا تو اب زندگی کے ہر معاملہ میں ہمیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنی ہے اور احکام الٰہی کو اپنی زندگی میں جاری ونافذ کرنا ہے، قاضی شریعت کے فیصلوں کو اللہ کی رضا وخوشنودی کی خاطر دل وجان سے قبول کرنا ہے، اس پر عمل کرنا ہے اور قاضی شریعت کا احترام بھی کرنا ہے، حضرت امیر شریعت نے اجلاس کے منتظمین ورضا کاروں کا دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کامیاب اجلاس کے انعقاد پر مبارکباد بھی دی، دارالقضاء امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے صدر قاضی شریعت مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی صاحب نے کہا کہ قانونِ شریعت میں انسانی زندگی کے ہر گوشہ کے لئے رہنمائی موجود ہے اور ہر کڑی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے، اس لئے مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اللہ کے اتارے ہوئے قانون کے مطابق زندگی گذاریں اور اپنے عائلی جھگڑوں کو قرآن وحدیث کے مطابق حل کرائیں، انہوں نے مزید کہا کہ ہم سب امت دعوت ہیں، ہماری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ہم ملکی عدالتوں کے بوجھ کو کم کریں اور اپنے معاشرتی تنازعات کو دارالقضاء کے ذریعہ فیصل کرائیں، جہاں حق وانصاف اور عدل ومساوات کے ذریعہ حقدار کو حق دیا جاتا ہے۔ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے نائب ناظم مولانا مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج ایک امانت آپ کے سپرد کی جارہی ہے، ہم سب کو ایمانی جذبے کے ساتھ اس کی حفاظت بھی کرنا ہے اور یہاں سے صادر ہونے والے تصفیے پر عمل بھی کرنا ہے، کیونکہ اس وقت ملک کے حالات بہت تیزی سے بدل رہے ہیں، ایک طرف بیرونی خطرات اور اندیشوں کے مہیب بادل منڈلارہے ہیں تو دوسری طرف اندرونی خطرات نے ہمیں گھیر رکھا ہے، ہمارے معاشرے میں دروغ گوئی، دھوکہ دھڑی، رشوت خوری اور شراب نوشی وغیرہ سے انسانی زندگی اتھل پتھل کی شکار ہے، اگر ہم نے اپنے اندر کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں لائی تو صالح اور پاکیزہ معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا ہے تو پھر آیئے! ندامت کے آنسو سے اس زخم کو مندمل کریں اور توبہ واستغفار کریں، انہوں نے مزید کہا کہ ایمان کے بعد سب سے بڑی ضرورت سماج میں انصاف قائم کرنا ہے، اس لئے دارالقضاء اللہ کی ایک نعمت ہے، ہم سب اس کی قدر کریں، نائب قاضی شریعت مولانا محمد سہیل اختر قاسمی صاحب نے کہا کہ ہر کلمہ گو شخص کا تعلق امارت شرعیہ سے وابستہ ہے، اگر کسی کے دل میں اطاعت امیر کے تعلق سے شک وشبہ پیدا ہوجائے تو گویا وہ فکر اسلامی کا مخالف ہے، لہٰذا ہم سب لوگ جس طرح امارت شرعیہ سے وابستہ تھے، آئندہ بھی دل وجان سے اس شرعی ادارہ سے جڑ کر رہیں، جمشید پور کے قاضی شریعت مولانا محمد مسعود عالم قاسمی صاحب نے کہا کہ آج یہاں دارالقضاء قائم ہو رہا ہے، ہم سب اخلاص نیت کے ساتھ اس کو قوت بخشیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں، مولانا رضوان احمد ندوی صاحب نے مسلمانوں سے ایک امت اور ایک جماعت بن کر زندگی گذارنے کی تلقین کی، امارت شرعیہ کے مرکزی دارالقضاء کے معاون قاضی شریعت مولانا مفتی محمد مجیب الرحمن قاسمی نے اپنے تمہیدی کلمات میں دارالقضاء کی شرعی حیثیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مجلس استقبالیہ کے جنرل سکریٹری مولانا عبدالواجد رحمانی چترویدی نے خطبہ استقبالیہ میں مہمانانِ کرام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس جگہ قیام دارالقضاء کی اہمیت وضرورت بتلائی اور کہا کہ ہمارے اکابر نے بروقت صحیح فیصلہ لیا، ہم لوگ حضرت امیر شریعت کے شکرگذار ہیں، مولانا نے اس خطہ کی تعلیمی، تہذیبی اور جغرافیائی صورتحال پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی، اجلاس کا آغاز قاری محمد طلحہ معلم خیر العلوم بالوماتھ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، مولانا منظر قاسمی نے پرسوز لہجہ میں بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا، نظامت کا فریضہ مولانا مفتی مجیب الرحمن قاسمی صاحب نے انجام دیا، مجلس استقبالیہ کے صدر جناب ضیاء اللہ صاحب، حاجی شبیر صاحب صدر انجمن کمیٹی بالوماتھ، جناب نوشاد صاحب، جناب مزمل صاحب، جناب جمیل احمد عرف راجو صاحب، مولانا مظہر صاحب خطیب جامع مسجد ، حافظ حاجی عتیق الرحمان صاحب، حاجی مطیع الرحمن عرف موتی نیتا، حاجی توقیر صاحب، مولانا قاضی وسیم اختر صاحب گیا امارت شرعیہ کے مبلغ مولانا ارشاد رحمانی صاحب، مولانا مجاہد اللہ قاسمی صاحب، مولانا اکبر علی قاسمی صاحب، مولانا نعیم الدین صاحب نے اس اجلاس کو کامیاب بنانے میں بڑی جدوجہد کی، اللہ ان سبھوں کو جزائے خیر عطا فرمائے، اس اجلاس میں حافظ احتشام رحمانی صاحب رکن شوریٰ امارت شرعیہ بھی شریک رہے، آخر میں حضرت امیر شریعت صاحب کی دعاء پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بقرعید پر قربانی کے جانوروں کے اعضاوفضلات صفائی ملازمین نہیں اٹھائیں گے، میونسپل میئر ونائب میئر کے ساتھ 18 یونینوں کی میٹنگ میں فیصلہ

بھیونڈی : ۶ رمئی (شارف انصاری): بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے صفائی ملازمین نے اس سال بقرعید کے موقع پر قربانی کے بعد نکلنے والے جانوروں کے فضلات اور باقیات نہ اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ فیصلہ میونسپل کارپوریشن کے میئر نارائن رتن چودھری اور نائب میئر طارق مومن کے ساتھ منعقدہ میٹنگ میں تمام 18 مزدور یونینوں نے مشترکہ طور پر کیا۔ یونینوں نے ہائی کورٹ کے احکامات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ جو افراد جانوروں کی قربانی دیں گے، وہی ان کے باقیات بھی ہٹائیں گے۔ یونین نمائندوں نے واضح کیا کہ روزمرہ کی معمول کی صفائی کا کام حسب سابق صفائی ملازمین انجام دیں گے، مگر قربانی کے جانوروں کے فضلات اٹھانا ان کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ اس فیصلے کے بعد میونسپل انتظامیہ میں تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق 5 مئی کو بقرعید کے انتظامات کے سلسلے میں میئر نارائن چودھری اور نائب میئر طارق مومن کے ساتھ 18 مزدور یونینوں کے نمائندوں کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس دوران یونینوں نے بتایا کہ آئندہ 27 مئی سے بقرعید کا تہوار شروع ہوگا جو 29 مئی تک جاری

رہے گا، جس کے پیش نظر بھیونڈی میں بڑے پیمانے پر قربانی دی جائے گی۔ یونینوں نے کہا کہ ہر سال میونسپل انتظامیہ لا اینڈ آرڈر کا حوالہ دے کر صفائی ملازمین سے قربانی کے جانوروں کے فضلات اٹھواتی رہی ہے اور انکار کی صورت میں کارروائی کی دھمکی دی جاتی ہے لیکن اس بار صفائی ملازمین یہ کام نہیں کریں گے۔ یونینوں کے مطابق قربانی دینے والے افراد خود جانوروں کی باقیات کو بوری میں بھر کر کچرا گاڑی میں ڈالیں گے، جس کے بعد میونسپل صفائی ملازمین اسے اٹھا کر لے جائیں گے۔ یونینوں نے مزید کہا کہ قربانی مراکز پر پانی ڈال کر صفائی اور جراثیم کش ادویات کا چھڑکاؤ صفائی ملازمین ہی انجام دیں گے۔ یونین نمائندوں نے بتایا کہ بقرعید سے متعلق دائر مفاد عامہ کی عرضی پر 5 جولائی 2022 کو جسٹس ایس کے میمن اور ایم ایس کارنک نے اپنے حکم میں ہدایت دی تھی کہ قربانی دینے والا شخص ہی جانوروں کے فضلات ہٹانے کا ذمہ دار ہوگا۔ میئر نارائن چودھری نے یونینوں کی بات سننے کے بعد یقین دہانی کرائی کہ صفائی ملازمین کے مفاد میں پیش کی گئی اس تجویز پر غور کیا جائے گا اور بقرعید سے قبل میونسپل کمشنر کے ساتھ میٹنگ کرکے اس پر عمل درآمد کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس میٹنگ میں بھیونڈی میونسپل ملازمین یونین کے صدر راجندر کبادی، لیبر فرنٹ کے صدر سنتوش چوہان، وکاس نکم، چندرکانت سونوانے، دیپک راؤ، بھارت تامبے، رویندر گائیکواڑ، شام گائیکواڑ، سنیل بانگر سمیت تمام یونینوں کے صدور اور سکریٹری حضرات موجود تھے۔

بھیونڈی میں میٹرو پروجیکٹ-5 کے لیے مٹی کھدائی میں بے ضابطگی، ایفکون انفراسٹرکچر پر 16.47 کروڑ روپے جرمانہ

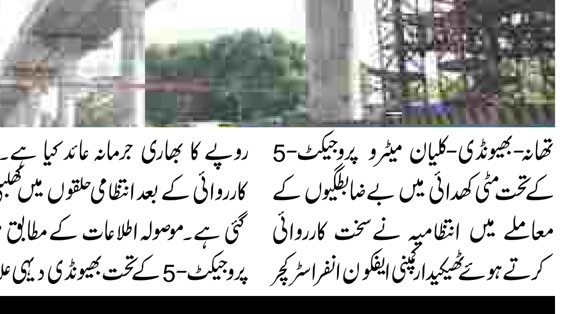

بھیونڈی : ۶ رمئی (شارف انصاری):- تھانہ-بھیونڈی-کلیان میٹرو پروجیکٹ-5 کے تحت مٹی کھدائی میں بے ضابطگیوں کے معاملے میں انتظامیہ نے سخت کارروائی کرتے ہوئے ٹھیکیدار کمپنی ایفکون انفراسٹرکچر لمیٹڈ پر 16 کروڑ 47 لاکھ 66 ہزار 400 روپے کا بھاری جرمانہ عائد کیا ہے۔ اس کارروائی کے بعد انتظامی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق میٹرو پروجیکٹ-5 کے تحت بھیونڈی دیہی علاقے کے رہنال، پورنا، کالھیر، کوپر اور کشیلی علاقوں میں بڑے پیمانے پر مٹی کی کھدائی کی گئی تھی۔ جانچ کے دوران معلوم ہوا کہ کمپنی نے مقررہ اجازت سے زائد مقدار میں مٹی نکالی۔ محکمہ مال کی پنچنامہ اور جانچ رپورٹ میں تقریباً 15454 براس مٹی کی غیر قانونی کھدائی کی تصدیق کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کمپنی کی جانب سے کھدائی سے متعلق رائلٹی کے ضروری دستاویزات بھی پیش نہیں کیے گئے، جس کے بعد انتظامیہ نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے مہاراشٹر لینڈ ریونیو ایکٹ 1966 کی دفعہ 48(7) کے تحت یہ تعزیری کارروائی کی۔ تحصیلدار ابھجیت کھولے نے کمپنی کو حکم جاری کرتے ہوئے 15 دن کے اندر جرمانے کی رقم سرکاری خزانے میں جمع کرا کے رسید پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ مقررہ مدت میں ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں بقایا وصولی کی کارروائی کی تنبیہ بھی دی گئی ہے۔ دریں اثنا منسے کامگار سینا بھیونڈی کے صدر سنتوش سالوی نے خبردار کیا ہے کہ اگر کمپنی نے مقررہ مدت میں جرمانہ ادا نہ کیا تو منسے کی جانب سے شدید احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سے قبل بھی اسی کمپنی پر رائلٹی معاملے میں تقریباً 10 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا تھا، جس پر کمپنی نے اپیل کی تھی۔ بعد ازاں دوبارہ جانچ کے دوران بھی ضروری دستاویزات پیش نہ کیے جانے کے باعث اس مرتبہ تین گنا کے بجائے پانچ گنا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ سنتوش سالوی نے کہا کہ سرکاری خزانے کو نقصان پہنچانے والی کمپنیوں کے خلاف سخت کارروائی ناگزیر ہے۔ اس واقعہ کے منظر عام پر آنے کے بعد شہریوں میں بھی ناراضگی پائی جارہی ہے۔ مقامی افراد کا کہنا ہے کہ ریاست کے اہم میٹرو منصوبے میں اس طرح کی بے ضابطگیاں انتہائی تشویشناک ہیں۔ انتظامیہ نے عندیہ دیا ہے کہ آئندہ ایسے معاملات کی روک تھام کے لیے کھدائی کے کاموں پر سخت نگرانی رکھی جائے گی۔

حیدر آباد میں ذات پر مبنی سروے رپورٹ پر گول میز کانفرنس، سماجی انصاف پر زور

حیدر آباد : ۶ رمئی (پریس نوٹ) سماج وادی پارٹی، تلنگانہ کے زیر اہتمام ذات پر مبنی سروے رپورٹ کے مختلف پہلوؤں پر غور وخوض کے لیے ایک گول میز کانفرنس پریس کلب ،سوماجی گوڑہ میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر معاشرے کے مختلف طبقات کے نمائندوں، دانشوروں، سماجی کارکنوں اور میڈیا سے وابستہ افراد نے شرکت کی اور سماجی انصاف و مساوات کے موضوع پر سنجیدہ تبادلہ خیال کیا۔ کانچا ایلیا نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ ذات پر مبنی سروے معاشرے میں موجود عدم مساوات کو سمجھنے اور اسے دور کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ جب تک مختلف طبقات کی حقیقی صورتِ حال کے درست اعداد وشمار دستیاب نہیں ہوں گے، اس وقت تک مؤثر پالیسی سازی اور سماجی انصاف کا قیام ممکن نہیں۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے ریاستی صدر پروفیسر ایس۔ سمہادری یادو، نائب صدر ڈاکٹر این۔ وینکٹیشورلو، جنرل سکریٹری اوکلا بابو گوڑ اور کنوینر محمد رضوان حسین سمیت دیگر اہم عہدیداران بھی موجود تھے۔ مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ذات سروے رپورٹ کو شفاف، سائنسی اور مؤثر انداز میں نافذ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ رپورٹ محض اعداد وشمار کا مجموعہ نہیں بلکہ پسماندہ اور محروم طبقات کی ترقی کی بنیاد بن سکتی ہے۔ کانفرنس کا بنیادی مقصد اس رپورٹ کے مختلف پہلوؤں پر جامع گفتگو کرنا تھا تاکہ ماہرین اور مختلف طبقات سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں مؤثر پالیسی سازی میں مدد مل سکے۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ سماجی انصاف، مساوی مواقع اور جامع ترقی کے لیے عملی اقدامات ناگزیر ہیں۔ اجلاس میں متفقہ طور پر چند اہم قرار دادیں بھی منظور کی گئیں، جن میں تلنگانہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ذات سروے کو مکمل شفافیت کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کیا جائے اور اس کی تفصیلی رپورٹ جلد جاری کی جائے۔ اس کے علاوہ ایس سی، ایس ٹی، بی سی اور دیگر پسماندہ طبقات کی حقیقی آبادی کے مطابق ریزرویشن کو مؤثر بنایا جائے اور ان طبقات کی سماجی، تعلیمی اور معاشی ترقی کے لیے خصوصی اسکیمیں مرتب کی جائیں۔ مرکزی حکومت سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ ملک گیر سطح پر ذات کی مردم شماری کرائی جائے تاکہ تمام طبقات کی حقیقی صورت حال سامنے آسکے اور پالیسیاں زیادہ منصفانہ بنائی جاسکیں۔ ساتھ ہی حکومت سے یہ بھی اپیل کی گئی کہ سروے رپورٹ کی بنیاد پر بروقت اور ٹھوس اقدامات کیے جائیں تاکہ ہر طبقے کے حقوق کا تحفظ اور مساوی مواقع کو یقینی بنایا جاسکے۔ پروگرام کی نظامت راجکمار یادو نے انجام دی۔

ہند-ویتنام کا 2030 تک 25 بلین امریکی ڈالر کی تجارت کا ہدف: مودی

نئی دہلی ۔ 6 رمئی ۔ ایم این این ۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو اعلان کیا کہ ہندوستان اور ویتنام نے دوطرفہ تجارت کو 2030 تک 25 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کے لئے ایک اسٹریٹجک روڈ میپ کو باضابطہ طور پر تیار کیا ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور سیکٹر سے متعلق تعاون میں نمایاں توسیع ہوگی۔ یہ اعلان اس وقت ہوا جب وزیر اعظم مودی اور ویتنام کے صدر ٹو لام نے دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں کئی مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یو) کے تبادلے کا مشاہدہ کیا۔ ایک مشترکہ پریس بیان دیتے ہوئے وزیر اعظم نے مارکیٹ تک رسائی اور تجارتی حجم کو بڑھانے کے لیے اٹھائے گئے مخصوص اقدامات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آج کئی اہم فیصلے لیے ہیں۔

[redacted]

کھام گاؤں : ۶ رمئی (نامہ نگار): ودربھ خطے کے قدیم، معتبر اور شہرۂ آفاق تعلیمی ادارے جی ایس سائنس، آرٹس اینڈ کامرس کالج کھام گاؤں ضلع بلڈانہ میں تعلیمی سال 2026-2027 کے لیے بی اے اُردو (آنرز) اُردو میڈیم میں داخلوں کا باقاعدہ آغاز ہوگیا ہے۔ سن 1947 میں قائم کالج میں بی اے اُردو (آنرز) اُردو میڈیم کورس کا آغاز کیا گیا ہے، جس سے اُردو زبان وادب سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ کے لیے اعلیٰ تعلیم کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ سنت گاڑگے بابا امراوتی یونیورسٹی، امراوتی کی منظوری کے بعد کالج میں بی اے اُردو (آنرز) ڈگری شروع کی گئی ہے، جو قومی تعلیمی پالیسی دو ہزار بیس کے تحت جدید تقاضوں کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔ اس نئے کورس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں داخلہ لینے والے طلبہ کو صرف گریجویشن تک محدود نہیں رہنا پڑے گا بلکہ وہ اسی ادارے سے اپنی پوسٹ گریجویشن تک کی اعلیٰ تعلیم بھی مکمل کرسکیں گے۔ رواں سال بارہویں جماعت کا امتحان آرٹس، سائنس یا کامرس کسی بھی میڈیم سے کامیاب کرنے والے تمام طلبہ اس کورس میں داخلہ لینے کے اہل قرار دیے گئے ہیں۔ کالج انتظامیہ کے مطابق ایسے طلبہ جو اُردو زبان وادب سے محبت رکھتے ہیں اور اپنی علمی و پیشہ ورانہ زندگی میں مضبوط بنیاد قائم کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے یہ کورس نہایت مفید ثابت ہوگا۔ داخلے کے خواہش مند امیدوار کالج کی ویب سائٹ کے ذریعے آن لائن فارم بھر سکتے ہیں، جبکہ کالج کے دفتر سے معلوماتی کتابچہ حاصل کرکے اس میں دی گئی ہدایات کے مطابق بھی درخواست جمع کی جا سکتی ہے۔ داخلے کے لیے بارہویں جماعت کی اصل مارک شیٹ، ٹرانسفر سرٹیفکیٹ، دو عدد رنگین پاسپورٹ سائز تصاویر، والدین کا آمدنی سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ اور تمام متعلقہ دستاویزات کے تین تین فوٹو کاپی سیٹ جمع کروانا ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ داخلہ عمل میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے۔ کالج انتظامیہ نے طلبہ کی حوصلہ افزائی اور اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لیے خصوصی مراعات کا بھی اعلان کیا ہے۔ جی ایس کالج میں داخلہ لینے والے مستحق طلبہ مرکزی و ریاستی حکومت کی مختلف وظیفہ اسکیموں سے فائدہ اٹھا سکیں گے، جن میں اقلیتی طلبہ کے لیے پانچ ہزار روپے تک کی مالی امداد بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ادارے نے اپنی سماجی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ ایسے باصلاحیت طلبہ جو مالی دشواریوں کی وجہ سے داخلہ لینے سے محروم رہ جاتے ہیں یا داخلہ فیس ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، وہ مایوس ہونے کے بجائے شعبۂ اُردو سے رابطہ کریں۔ کالج انتظامیہ اور شعبۂ اُردو کی جانب سے ایسے طلبہ کی مکمل رہنمائی کی جائے گی اور ان کی فیس سے متعلق مسئلہ ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ کوئی بھی مستحق طالب علم صرف مالی مشکلات کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ داخلے سے متعلق کسی بھی قسم کی رہنمائی، کورس کی تفصیلات یا دیگر معلومات کے لیے طلبہ اور سرپرست شعبۂ اُردو کے صدر ڈاکٹر محمد راغب ڈاکٹر محمد طالب دیشمکھ سے براہِ راست موبائل نمبرات 9422926544 یا 7972780976 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ کالج انتظامیہ نے تمام طلبہ اور سرپرستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلد از جلد اپنا داخلہ یقینی بنائیں کیونکہ محدود نشستوں پر داخلہ جاری ہے اور معیاری تعلیم ہی روشن مستقبل کی اصل ضمانت ہے۔

ڈاکٹر سید گوہر کا انتقال صحافت کا بڑا نقصان: ڈاکٹر شرافت حسین

پٹنہ 6 رمئی (پریس ریلیز): روزنامہ تاثیر کے ایڈیٹر ڈاکٹر گوہر کے انتقال پر ملال پر بہار کانگریس آئی اقلیتی سیل کے سینئر لیڈر ڈاکٹر شرافت حسین انصاری نے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر گوہر صاحب کا انتقال سے صحافتی طبقہ کو ایک شدید جھٹکا لگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی رحلت بلاشبہ اردو صحافت اور علمی و فکری حلقوں کے لئے عظیم خسارہ ہے، جس کی تلافی عصر حاضر میں ممکن نہیں۔ ڈاکٹر گوہر نہ صرف ایک تعلیم یافتہ اور صاحب بصیرت شخصیت تھے بلکہ کامیاب مدیر بھی تھے، جنہوں نے اردو صحافت جیسے مشکل مگر باوقار میدان کو اختیار کیا۔ انکی زندگی نئی نسل کے لئے ایک مثال ہے۔

رشمیکا مندھانا کا 'میسا' اوتار: اداکارہ کیرالہ میں شوٹنگ مکمل کرنے کے بعد جذباتی ہوگئیں

ممبئی : ۶ رمئی (ایم ملک) 'میسا' 2026 کی سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک کے طور پر ابھر رہی ہے، جس میں پین انڈیا کی سنسنی رشمیکا مندنا مرکزی کردار میں ہیں۔ اپنی استعداد اور شاندار اسکرین پر موجودگی کے لیے مشہور، رشمیکا نے اپنی طاقتور پرفارمنس سے بار بار سامعین کو متاثر کیا ہے، اور 'میسا' بھی اس سے مختلف نہیں ہوگی۔ توقع ہے کہ فلم میں اسے ایک جرات مندانہ اور طاقتور اوتار میں دکھایا جائے گا، شاید اس کے آن اسکرین شخصیت کو پہلے سے کہیں زیادہ نئی شکل دے گی۔ اداکارہ نے اب کیرالہ میں ایک شدید ایکشن سیکونس کی شوٹنگ مکمل کرلی ہے اور وہ اپنی ٹیم کا شکریہ ادا کررہی ہیں۔ رشمیکا نے کیرالہ میں 16 دن کے شیڈول کے دوران ہائی آکٹین ایکشن سیکونس کے لیے سخت ٹریننگ لی۔ وہ بنکاک میں روزانہ آٹھ گھنٹے تک جنگی لڑائی اور مختلف شکلوں کی مشق کرتی تھی۔ اب، اداکارہ نے کیرالہ کا شیڈول مکمل کیا ہے اور حیرت انگیز ٹیم کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انفار مولا فلمز کے ذریعہ تیار کردہ اور رویندر پلے کی ہدایت کاری میں، 'مائسا' ایک جذباتی ایکشن تھرلر ہے جو قبائلی علاقوں میں سیٹ کی گئی ہے، جس میں متاثر کن ویژول، ایک دلچسپ کہانی، اور رشمیکا کی ناقابل فراموش کارکردگی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

'پیڈی' کے بنانے والوں نے رام چرن کا ایک طاقتور پوسٹر ریلیز کیا

ممبئی : ۶ رمئی (ایم ملک) بوچی بابو ثنا کی تحریر اور ہدایت کاری میں، اور وردھی سینماز اور میتھری مووی میکرز کی پروڈیوس کردہ، 'پیڈی'، جس میں رام چرن اور جھانوی کپور نے مرکزی کردار ادا کیے ہیں، 4 جون 2026 کو دنیا بھر میں ریلیز ہونے کے لیے باضابطہ طور پر الٹی گنتی شروع کر دی ہے۔ رام چرن کی 'پیڈی'، 2026 کی سب سے زیادہ متوقع ہندوستانی فلموں میں سے ایک، نے اپنے اعلان کے بعد سے زبردست گونج پیدا کی ہے۔ جھانوی کپور اور جگپتی بابو سمیت ایک مضبوط اسٹار کاسٹ کے ساتھ، فلم نے پوسٹرز سے لے کر گانوں تک ہر اپ ڈیٹ کے ساتھ سامعین کا جوش بڑھایا ہے۔ ہر نئی جھلک نے اس منصوبے کی توقعات میں اضافہ کیا ہے۔ اس جوش کو جاری رکھتے ہوئے، میکرز نے اب باضابطہ طور پر ایک شاندار نئے پوسٹر کے ساتھ فلم کی ریلیز کی الٹی گنتی شروع کر دی ہے۔ تازہ ترین پوسٹر میں رام چرن کو ایک آرام دہ لیکن شدید اوتار میں دکھایا گیا ہے، جو درختوں اور رات کے پس منظر کے درمیان لیٹے ہوئے ہیں، ہاتھ میں دھواں، ناک کی انگوٹھی اور ہلکی سی مسکراہٹ، بالکل فلم کے موڈ کو ترتیب دے رہے ہیں۔ "پیڈی" کا میوزک فلم کی سب سے بڑی طاقت بنتا جارہا ہے، اور ہر نئی ریلیز کے ساتھ فلم کے لیے جوش وخروش بڑھتا جارہا ہے۔ فلم کا پہلا گانا" چکیری چکیری" نے اپنے طاقتور میوزک اور اے آر رحمان کا مخصوص لمس۔ گانے نے تمام پلیٹ فارمز پر 200 ملین آراء کو عبور کرلیا ہے، جس سے فلم کے لیے ایک مضبوط آغاز ہے۔ اس جوش کو جاری رکھتے ہوئے ، دوسرا گانا "رائے رائی رارا" ایک مختلف لیکن اتنا ہی دلچسپ تجربہ لاتا ہے، جس میں اس کی اعلیٰ توانائی کی دھڑکنیں اور حیرت انگیز کوریوگرافی سامعین کے ساتھ گونج رہی ہے۔ اس گانے کو آن لائن زبردست رسپانس ملا ہے، جس نے یوٹیوب پر 65 ملین آراء کو عبور کرلیا ہے، جس نے" پیڈی" کے لیے مداحوں کے جوش کو مزید بڑھا دیا ہے۔ بوچی بابو ثنا کی تحریر اور ہدایت کاری میں، "پیڈی" میں شیوا راجکمار، جھانوی کپور، دیویندو شرما، اور جگپتی بابو کے ساتھ مرکزی کردار میں رام چرن ہیں۔ وینکٹ ستیش کلیارو نے اسے اپنے بینر" وردھی سینماز" کے تحت معروف پروڈکشن ہاؤس "میتھری مووی میکرز" کے ساتھ مل کر تیار کیا ہے۔ فلم 4 جون 2026 کو ریلیز ہونے والی ہے۔

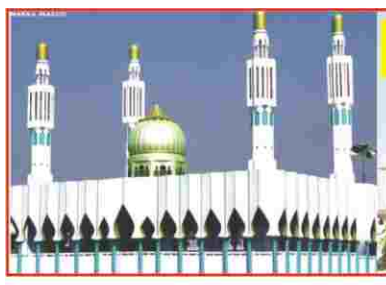
दैनिक वरक-ए-ताजा

4
مقامی وعلاقائی
خبریں
7/مئی 2026

روزنامہ ورق تازہ

گرمیوں کی بڑھتی بھیڑ کے پیش نظر تروپتی

چھپرا کے درمیان خصوصی ٹرین چلانے کا اعلان

ناندیڑ: ساؤتھ سنٹرل ریلوے کی جانب سے گرمیوں کی تعطیلات میں مسافروں کی بڑھتی ہوئی بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے Tirupati اور Chhapra Junction کے درمیان خصوصی ٹرین چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس اقدام سے جنوبی ہند سے شمالی ہند سفر کرنے والے مسافروں کو بڑی سہولت ملنے کی توقع ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق یہ خصوصی ٹرین دونوں سمتوں میں ایک ایک چکر لگائے گی۔

٭٭ٹرین کی تفصیلات:٭٭ٹرین نمبر 07443 (تروپتی چھپرا جنکشن خصوصی):٭٭ یہ ٹرین 7 مئی 2026 (جمعرات) کی رات 55:11 بجے تروپتی سے روانہ ہوگی اور اتوار کی صبح 45:7 بجے چھپرا جنکشن پہنچے گی۔

٭٭ٹرین نمبر 07444 (چھپرا جنکشن تروپتی خصوصی): یہ ٹرین 12 مئی 2026 (منگل) کی صبح 00:5 بجے چھپرا جنکشن سے روانہ ہوگی اور جمعرات کو دوپہر 30:12 بجے تروپتی پہنچے گی۔

٭٭اہم اسٹیشن جہاں ٹرین کا قیام ہوگا: اس خصوصی ٹرین کو متعدد اہم اسٹیشنز پر روکنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جن میں Kurnool City، Tadipatri، Kadapa، Renigunta، Malkajgiri، Kacheguda، Mahbubnagar، Gadwal، Hingoli، Purna، Hazur Sahib Nanded، Kamareddy، Jhansi، Bhopal، Itarsi، Khandwa، Akola، Washim، Gorakhpur، Ayodhya، Lucknow، Kanpur اور Siwan شامل ہیں۔ ریلوے حکام نے بتایا کہ اس خصوصی ٹرین کے ذریعے طویل فاصلے کے مسافروں کو راحت ملے گی اور گرمیوں کے موسم میں سفر مزید آسان ہوجائے گا۔

ناندیڑ ضلع میں آج یلو الرٹ جاری

گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان

ناندیڑ، 6 مئی:(ورق تازہ علاقائی محکمہ موسمیات ممبئی کی جانب سے جاری کردہ اطلاع کے مطابق ناندیڑ ضلع میں 7 مئی 2026 کے لیے ایک روزہ ٭٭ یلو الرٹ ٭٭ جاری کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ضلع کے مختلف مقامات پر 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے، گرج چمک اور بجلی کی کڑک کے ساتھ درمیانی درجے کی بارش ہونے کا امکان ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے اس ممکنہ موسمی صورتحال کے پیش نظر متعلقہ اداروں اور شہریوں سے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔

احتیاطی تدابیر (کیا کریں)

٭خراب موسم کی پیشگوئی ہو تو غیر ضروری طور پر باہر نکلنے سے گریز کریں۔

٭ اگر کھلے میدان میں ہوں اور کوئی محفوظ عمارت نہ ہو تو نشیبی جگہ پر بیٹھ کر سر کو گھٹنوں میں لے لیں۔

٭ آسمانی بجلی کے دوران گھر یا محفوظ عمارت میں پناہ لیں۔

٭ گھر کی بالکنی، چھت یا باہر کے حصوں میں کھڑے نہ رہیں۔

٭ گھر کے برقی آلات فوری بند کردیں۔

٭ بجلی کے کھمبوں، تاروں اور دھاتی اشیاء سے دور رہیں۔

٭ پانی میں کھڑے ہوں تو فوراً باہر نکل جائیں۔

احتیاطی تدابیر (کیا نہ کریں)

٭ آسمانی بجلی کے دوران لینڈ لائن فون استعمال نہ کریں۔

٭ شاور کے نیچے نہ نہائیں۔

٭ پانی کے نل، پائپ لائن یا برقی آلات کو ہاتھ نہ لگائیں۔

٭ آندھی اور بجلی کے دوران دھاتی شیڈ یا ٹینٹ میں پناہ نہ لیں۔

٭ اونچے درختوں یا دھاتی ٹاورز کے قریب نہ کھڑے ہوں۔

٭ گھر کے اندر ہوتے ہوئے کھڑکی یا دروازے سے بجلی گرتے دیکھنے کی کوشش نہ کریں۔

ضلعی انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہدایات پر عمل کریں اور کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری طور پر متعلقہ محکموں سے رابطہ کریں۔

ناندیڑ پولیس کی غیر قانونی کاروبار کے خلاف بڑی کارروائی

پانچویں دن 52 مقدمات درج، 25 لاکھ سے زائد کا مال ضبط

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ پولیس رینج میں جاری غیر قانونی کاروبار مخالف مہم کے پانچویں دن بڑی کارروائیاں سامنے آئی ہیں۔ پولیس نے مختلف مقدمات میں کارروائی کرتے ہوئے 52 کیس درج کیے جبکہ 63 افراد کے خلاف قانونی ایکشن لیا گیا۔ اس دوران مجموعی طور پر 25 لاکھ 78 ہزار 270 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ پولیس کے مطابق یکم مئی سے 31 مئی 2026 تک جاری اس خصوصی مہم کے تحت غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ پانچویں دن کی کارروائی میں غیر قانونی ریت کی نقل وحمل کے دو مقدمات درج کیے گئے، جن میں تقریباً 9 لاکھ 92 ہزار روپے کا سامان ضبط کیا گیا۔ اسی طرح مٹکا اور جوا کھیلنے اور کھلوانے والوں کے خلاف بھی سخت کارروائی کی گئی۔ اس سلسلے میں 26 افراد کے خلاف مہاراشٹر جوا قانون کے تحت 16 مقدمات درج کیے گئے اور ان کے قبضے سے 2 لاکھ 66 ہزار 465 روپے برآمد کیے گئے۔

مزید برآں، غیر قانونی شراب فروخت کرنے والے 26 ملزمان کے خلاف 25 مقدمات درج کرتے ہوئے 1 لاکھ 24 ہزار 240 روپے مالیت کا مال ضبط کیا گیا۔ اس کے علاوہ اسلحہ قانون کے تحت 4 اور کوٹپا قانون کے تحت 3 مقدمات سمیت دیگر قوانین کے تحت بھی کارروائیاں عمل میں لائی گئیں۔ یہ کارروائیاں ناندیڑ رینج کے مختلف اضلاع یعنی Hingoli، Parbhani اور Latur میں پولیس افسران اور عملے کی مشترکہ ٹیموں نے انجام دیں۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے غیر قانونی کاروبار کی اطلاع ’نجر‘ ہیلپ لائن نمبر 9150100100 پر کال یا واٹس ایپ کے ذریعے دیں۔ اس ہیلپ لائن کے ذریعے شہری براہ راست پولیس تک معلومات پہنچا سکتے ہیں، جس سے غیر قانونی سرگرمیوں کے خاتمے میں بڑی مدد مل رہی ہے۔ پولیس ڈپٹی آئی جی نائب شاہ جی اماپ نے کہا کہ عوام کا اس ہیلپ لائن پر بڑھتا ہوا اعتماد اس مہم کی کامیابی کی علامت ہے۔

ناندیڑ دیہی پولیس کی بڑی کارروائی: جوا کے اڈے پر چھاپہ

5 ملزمان گرفتار، 1.42 لاکھ روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ دیہی پولیس نے ”آپریشن کریک ڈاؤن“ کے تحت بڑی کارروائی کرتے ہوئے جوا کھیلنے والے اڈے پر چھاپہ مار کر پانچ افراد کو گرفتار کرلیا اور 1 لاکھ 42 ہزار 300 روپے مالیت کا سامان ضبط کر لیا۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی 5 مئی 2026 کو شام تقریباً 5 بجے لمبا لز کالونی، بندھارا برج کے قریب انجام دی گئی۔ خفیہ اطلاع ملنے کے بعد پولیس ٹیم نے موقع پر جال بچھا کر ملزمان کو رنگے ہاتھوں جوا کھیلتے ہوئے گرفتار کیا۔

گرفتار ملزمان میں شیخ برکت شیخ وزیر (43)، شیخ شوکت شیخ باقر (60)، محمد سبحان محمد خانہ (55)، شیخ انور شیخ چھوٹے میاں (52)، اور شیخ جاہد شیخ نظیر (43) شامل ہیں، جو مختلف علاقوں کے رہائشی اور مزدوری پیشہ سے وابستہ ہیں۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے 52 عدد تاش کے پتے، جوا کا سامان، 5 موبائل فون، ایک موٹر سائیکل اور 300,5 روپے نقد رقم برآمد کی، جس کی مجموعی مالیت 300,42,1 روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں مہاراشٹر جوا ایکٹ 1887 کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ نمبر 507/2026 درج کیا گیا ہے، جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ارچنا پاٹل، سورج گرو اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر پرشانت شندے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اس کامیاب کارروائی پر پولیس ٹیم کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی ہے۔

ناندیڑ میں گرمی کی لہر کے پیش نظر پرائیویٹ کوچنگ سنٹروں کے لیے اہم احکامات جاری

ناندیڑ، 6 مئی: ضلع میں بڑھتی ہوئی شدید گرمی (ہیٹ ویو) کے پیش نظر طلبہ کی صحت کو محفوظ رکھنے کے لیے ضلعی انتظامیہ نے پرائیویٹ کوچنگ کلاسز کے حوالے سے اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ ضلع کلکٹر و ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین راہول کردیلے نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2005 کی دفعہ 30 کے تحت یہ احکامات جاری کیے ہیں۔ جاری کردہ ہدایات کے مطابق: تمام پرائیویٹ کوچنگ کلاسز صبح یا شام کے اوقات میں چلائی جائیں یا پھر آن لائن/ڈیجیٹل طریقے سے منعقد کی جائیں۔

٭ دوپہر 12 بجے سے شام 4 بجے کے درمیان کسی بھی صورت میں طلبہ کو فزیکل کلاس کے لیے نہ بلایا جائے۔ ٭ محکمہ موسمیات کی جانب سے جاری ہونے والے موسمی انتباہات پر مسلسل نظر رکھی جائے۔ ٭ طلبہ کے تحفظ کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں، جیسے پینے کے پانی کی فراہمی، سایہ دار جگہ، اور صحت سے متعلق ضروری ہدایات۔ ٭ والدین کو بھی اس سلسلے میں مناسب رہنمائی فراہم کی جائے۔

حکام نے واضح کیا ہے کہ یہ احکامات 31 مئی 2026 تک نافذ العمل رہیں گے۔ خلاف ورزی کرنے والے اداروں کے خلاف ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2005 کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔

ناندیڑ میں ٹریفک پولیس کی کارروائی

351 کیسز درج، 3.42 لاکھ روپے جرمانہ وصول

ناندیڑ :(ورق تازہ نیوز) شہر میں بڑھتی ہوئی ٹریفک مسائل پر قابو پانے کے لیے وزیر آباد ٹریفک برانچ نے غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف سخت مہم چلاتے ہوئے ایک ہی دن میں 351 مقدمات درج کیے اور 3 لاکھ 42 ہزار 850 روپے جرمانہ وصول کیا۔ پولیس

سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار کی ہدایت پر شہر میں غیر قانونی مسافر برداری، بغیر لائسنس یا پرمٹ چلنے والی گاڑیاں، تیز رفتاری"، پٹاخہ بلیٹ "موٹر سائیکلیں، ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون کا استعمال، اور سڑکوں پر قائم غیر مجاز پھلوں کے ٹھیلے و دیگر رکاوٹوں کے خلاف خصوصی مہم شروع کی گئی تھی۔ اسی سلسلے میں 5 مئی 2026 کو اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر بھاگوت ناگرگوجے کی قیادت میں ٹیم نے شہر کے اہم علاقوں بی ریلوے اسٹیشن روڈ، مہاویر چوک، کلامندر، ورکشاپ، راج کارنر اور چھترپتی چوک بی میں گاڑیوں کی چیکنگ کی۔ اس دوران آٹو رکشہ ڈرائیوروں کو یونیفارم پہننے کی بھی ہدایت دی گئی۔ کارروائی کے دوران ٹریفک میں رکاوٹ بننے والی گاڑیوں، ٹرپل سیٹ سواری، بغیر لائسنس گاڑیوں، اور سڑکوں پر لگے غیر قانونی ہاتھ گاڑیوں ٹھیلوں کے خلاف سخت ایکشن لیا گیا۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی دو یا چار پہیہ گاڑیاں مقررہ پارکنگ میں ہی کھڑی کریں، ٹریفک قوانین اور سگنلز کی پابندی کریں، اور سڑکوں پر کسی بھی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ کریں۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف موٹر وہیکل ایکٹ سمیت دیگر قوانین کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گرو کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔

جلگاؤں صرافہ بازار میں سونا-چاندی مہنگی 24 گھنٹوں میں ریکارڈ اضافہ

جلگاؤں: جلگاؤں کے صرافہ بازار میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران سونے اور چاندی کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جس سے خریداروں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق سونے کی قیمت میں تقریباً 3 ہزار روپے کا اضافہ ہوا ہے، جبکہ چاندی بھی تقریباً 7 ہزار روپے مہنگی ہوگئی ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ ایک ماہ کے دوران جلگاؤں سرراف بازار میں سونا اور چاندی سستے ہوئے تھے، جس سے خریداروں کو کافی راحت ملی تھی، لیکن اچانک ہونے والی اس تیز رفتار بڑھوتری نے بازار میں ایک بار پھر غیر یقینی صورتحال پیدا کردی ہے۔ قیمتوں میں اس اضافے کا سب سے زیادہ اثر شادی بیاہ کے سیزن میں خریداری کرنے والے صارفین پر پڑنے کا خدشہ ہے، کیونکہ زیورات کی خریداری مہنگی ہونے سے لوگوں کو اپنا بجٹ دوبارہ ترتیب دینا پڑ سکتا ہے۔ صرافہ تاجروں کے مطابق عالمی منڈی میں اتار چڑھاؤ اور طلب و رسد کے بدلتے ہوئے حالات اس اضافے کی بڑی وجہ ہوسکتے ہیں۔ فی الحال سب کی نظریں اس بات پر مرکوز ہیں کہ آنے والے دنوں میں قیمتیں مستحکم ہوتی ہیں یا مزید اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

شالارت میپنگ کی سنگین خامیوں کے خلاف

آئیٹا مہاراشٹر کی آواز اساتذہ کو فوری انصاف دینے کا مطالبہ

ممبئی، 30 اپریل 2026: آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس ایسوسی ایشن (آئیٹا) مہاراشٹر نے ریاست میں شالارت (Shalarth) میپنگ نظام میں پائی جانے والی سنگین خامیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومتِ مہاراشٹر اور محکمۂ تعلیم سے فوری اصلاحی اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ آئیٹا کے مطابق ریاست کے امداد یافتہ تعلیمی اداروں میں گزشتہ کئی برسوں سے متعدد ثانوی اساتذہ جماعت نہم اور دہم کو تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں، مگر شالارت میپنگ کی غلطیوں کی وجہ سے ان اساتذہ کو جماعت ششم تا ہشتم میں ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اس کے برعکس نہم اور دہم کی اسامیوں کو خالی دکھایا جا رہا ہے، جس کی بنیاد پر بعض اداروں کی جانب سے ٹی ای ٹی شرط کے بغیر نئی تقرریوں کی کوششیں بھی سامنے آئی ہیں۔ تنظیم نے اس صورتحال کو نہ صرف اساتذہ کے ساتھ ناانصافی قرار دیا بلکہ اسے تعلیمی نظام اور شفاف انتظامیہ کے اصولوں کے خلاف بھی بتایا۔ آئیٹا نے واضح کیا کہ اگر یہ خامیاں دور نہ کی گئیں تو مستقبل میں موجودہ اساتذہ پر ٹی ای ٹی کی شرط عائد کیے جانے جیسے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اہم مطالبات:- شالارت میپنگ کی تمام خامیوں کو فوری طور پر درست کیا جائے۔- کئی برسوں سے نہم و دہم کو پڑھانے والے اساتذہ کی درست اندراج (ریکارڈ) کی جائے۔- غلط میپنگ کی بنیاد پر دکھائی گئی خالی اسامیوں پر تقرریاں فوری طور پر روکی جائیں۔- نظام کی درستگی کے بعد ہی نئی بھرتی کا عمل شروع کیا جائے۔- ذمہ دار افسران اور اداروں کے خلاف انتظامی و قانونی کارروائی کی جائے۔- متاثرہ اساتذہ کو فوری انصاف فراہم کیا جائے۔ آئیٹا مہاراشٹر نے مزید کہا کہ اس معاملے میں تاخیر نہ صرف اساتذہ کے حقوق کو متاثر کرے گی بلکہ طلبہ کے تعلیمی مفاد پر بھی منفی اثر ڈالے گی۔ تنظیم نے حکومت سے اپیل کی کہ اس حساس مسئلے میں فوری مداخلت کرتے ہوئے شفاف اور منصفانہ حل یقینی بنایا جائے۔ یہ مطالبہ نامہ ریاست کے اعلیٰ حکام بشمول پرنسپل سیکریٹری، محکمۂ تعلیم، کمشنر تعلیم، ڈائریکٹر تعلیم اور دیگر متعلقہ افسران کو بھی ارسال کیا گیا ہے۔

ناندیڑ کے نوجوانوں کے لیے اسرائیل میں ملازمت کا سنہری موقع،

3500 ’ہوم بیسڈ کیئر گیورز‘ عہدوں پر بھرتی شروع

ناندیڑ، 6 مئی: نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ کارپوریشن اور مہاراشٹر حکومت کے اشتراک سے اسرائیل میں ’ہوم بیسڈ کیئر گیورز‘ کے 3500 عہدوں پر بڑی بھرتی مہم شروع کی گئی ہے۔ صحت اور سروس سیکٹر میں کیریئر بنانے کے خواہشمند نوجوانوں کے لیے یہ ایک بہترین موقع قرار دیا جا رہا ہے۔

حکام کے مطابق اس بھرتی کے لیے امیدواروں کو مہاراشٹر انٹرنیشنل پورٹل https//:maharashtrainternational.com[(https//:maharashtrainternational.com((پر آن لائن رجسٹریشن کرنا لازمی ہے۔

اہم تفصیلات اور اہلیت: ٭ کل اسامیوں میں 90 فیصد خواتین اور 10 فیصد مرد امیدواروں کا انتخاب کیا جائے گا۔ ٭ عمر کی حد 25 سے 45 سال مقرر کی گئی ہے۔ ٭ کم از کم تعلیمی قابلیت دسویں پاس ہونا ضروری ہے۔ ٭ قد کم از کم 5.1 میٹر اور وزن 45 کلوگرام یا اس سے زیادہ ہونا چاہیے۔ ٭ انگریزی زبان کا درمیانی درجے کا علم لازمی ہے۔

تعلیمی و فنی قابلیت: امیدوار کے پاس کیئر گیونگ میں کم از کم 990 گھنٹوں کی ٹریننگ ہونی چاہیے یا نرسنگ، فزیوتھراپی، نرس اسسٹنٹ یا مڈوائفری میں تسلیم شدہ ڈپلومہ یا ڈگری (GDA/ANM/GNM/BSc Nursing) موجود ہو۔

تنخواہ اور سہولیات: منتخب امیدواروں کو ماہانہ 6443.85 اسرائیلی نیو شیکل (تقریباً 1 لاکھ 99 ہزار 770 روپے) تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ رہائش، کھانا اور میڈیکل انشورنس کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔

رجسٹریشن کا طریقہ: دلچسپی رکھنے والے امیدوار سرکاری پورٹل پر جا کر اپنی معلومات اور دستاویزات جمع کریں۔ اس کے بعد انتخاب کا عمل آن لائن اور ویڈیو انٹرویو کے ذریعے مکمل کیا جائے گا۔

اہم شرائط: ٭ امیدوار نے پہلے کبھی اسرائیل میں کام نہ کیا ہو۔ ٭ قریبی رشتہ دار (شوہر/بیوی، والدین یا بچے) اسرائیل میں مقیم یا ملازمت میں نہ ہوں۔ ٭ پولیس کلیئرنس سرٹیفکیٹ (PCC) اور میڈیکل ٹیسٹ لازمی ہوگا۔

مزید معلومات اور رہنمائی کے لیے امیدوار ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، روزگار و انٹرپرینیورشپ گائیڈنس سینٹر ناندیڑ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اسسٹنٹ کمشنر ڈاکٹر ر.م. کولہے نے نوجوانوں سے جلد از جلد رجسٹریشن کرنے کی اپیل کی ہے۔

دیہی علاقوں کے لیے ’آپلے سرکار سیوا کیندر‘ کے انتخاب وانٹرویو سے متعلق اہم اعلان

ناندیڑ، 6 مئی: ضلع سیٹو کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے دیہی علاقوں میں ’آپلے سرکار سیوا کیندر‘ کے قیام کے لیے ابتدائی انتخاب، انٹرویو اور فہرست جاری کرنے کے حوالے سے اہم اطلاع جاری کی گئی ہے۔ اعلان کے مطابق گرام پنچایت سطح پر ابتدائی منتخب امیدواروں کی فہرست، انٹرویو لسٹ اور ضروری کچی فہرست (شڈھی پترک) 11 مئی 2026 بروز پیر کو سرکاری ویب سائٹس https://nanded.gov.in/ اور https://setusamitinanded.in/ پر جاری کی جائے گی۔

مزید بتایا گیا ہے کہ منتخب امیدواروں کے انٹرویو 15 اور 16 مئی 2026 کو ضلع کلکٹر آفس ناندیڑ میں منعقد کیے جائیں گے۔ تعلقہ وار انٹرویو شیڈول کی تفصیلات بھی ضلع کی سرکاری ویب سائٹ پر شائع کی جائیں گی۔ سیٹو کمیٹی نے واضح کیا ہے کہ کسی بھی امیدوار کو انفرادی طور پر اطلاع نہیں دی جائے گی اور نہ ہی کسی قسم کا الگ سے خط و کتابت کیا جائے گا۔ لہٰذا تمام درخواست دہندگان کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ باقاعدگی سے سرکاری ویب سائٹ چیک کرتے رہیں۔ یہ اپیل رہائشی ڈپٹی کلکٹر و کن سیکریٹری، سیٹو کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے جاری کی گئی ہے۔

CHANGE NAME

My OLD NAME FIRDOSE KHAN

URF SULTAN GAFFAR KHAN

NEW NAME FIRDOSE KHAN GAFFAR KHAN

Henceforth my all correspondence will be done As per my new name.Please consider the same.

-Address-

House No.7-1-23 Itwara,Itwara,Itwara Bazar, Nanded,Dist.Nanded.Maharashtra-431604

Mob No:-9766643613

جا.क्र/क्षेकाक्र.५ इतवारा/नापवि/71/2026

नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका नांदेड

दि. 20/04/2026

जाहिर प्रगटन

संचिका क्र.12/40/क्षे.का.क्र.05/2026-27

प्रकरणः नांव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहिर प्रगटनाच्या आधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की, श्री/श्रीमती. भो/ श्री. आफरीन बेगम भ्र. फैसल अहेमद खांन रा. मदिनानगर, नांदेड, यांनी या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, सि.स.नं/-.शेत सर्व्हे नं. 22/B/2 प्लॉट नं. 18 मोकळी जागा/घर (एकुण क्षेत्रफळ 148-69चौ. मी). महानगरपालिका मालमत्ता नं.9-7 -पिन नं. (40509070543)विक्रीखत दस्त क्र.4559 /2021 दि 16-6-2021 श्री. 1) मोहम्मद अख्तर पि. मोहम्मद अकबर, 2)नसीमबेगम भ्र. मोहम्मद अख्तर, च्यानावे असलेली मालमत्ता यांच्याकडून अर्जदाराने वारसा/आधारे/पी.आर. कार्ड/7/12 दि.10-7-2021 आधारे विकत घेतली आधरे मालकी हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नावे कर आकारणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे.

तरी, या संबंधीत कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्र प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. अन्यथा वरील अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नावाने वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंद घेण्यास येईल.

सहाय्यक आयुक्त,

नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس

صرافہ بازار ، ناندیڑ

پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی